بیٹھ کر پیشاب کیا جائے

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِیْ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ، قِیْلَ کَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ.

’’حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، مجھے آنحضرت نے دیکھا میں کھڑے ہوکر پیشاب کررہا تھا آپ نے فرمایا: عمر کھڑے ہوکر پیشاب مت کرو میں نے اس کے بعد کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ ترمذی، ابن ماجہ امام محی السنہ فرماتے ہیں، حضرت حذیفہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے کوڑے کی جگہ کے پاس آئے اور آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ بخاری مسلم کہا گیا ہے یہ عذر کی وجہ سے تھا۔‘‘

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کی اکثر عادت مبارک یہی تھی کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے اور وہ جو حضرت حذیفہؓ کی حدیث میں ہے کہ میں نے آنحضرت کو ایک قوم کے گھورے پر کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا ہے وہ عذر کی وجہ سے تھا اور عذر بھی دوہرا تھا ایک تو یہ کہ آپ کے گھٹنے کے نیچے پھوڑا تھا اور بیٹھنے سے معذور تھے۔ دوسرا یہ کہ بارش ہوچکی تھی اور نیچے گندگی پھیلی ہوئی تھی آپ بیٹھ نہ سکے تو کھڑے ہوکر پیشاب کرلیا۔ بہرحال اصول یہی ہے کہ پیشاب بیٹھ کر کیا جائے کوئی عذر ہوتو الگ بات ہے۔

دین کے بنیادی اصول ۴۸

اصول نمبر 48:...... وَقَوْلُهٗ:((لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) وَمِثْلُ: ((اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ)) وَمِثْلُ:((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ)) وَمِثْلُ:((مَنْ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا)) وَمِثْلُ:((کُفْرٌ بِاللّٰهِ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ وَاِنْ دَقَّ)) وَنَحْوُ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ مِمَّا قَدْ صَحَّ وَحُفِظَ، فَاِنَّا نُسَلِّمُ لَهٗ، وَاِنْ لَمْ نَعْلَمْ تَفْسِیْرَهَا وَلَا نَتَکَلَّمُ فِیْهَا، وَلَا نُجَادِلُ فِیْهَا،وَلَا نُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ اِلَّا مِثْلَ مَا جَآءَتْ لَا نَرُدُّهَا اِلَّا بِاَحَقِّ مِّنْهَا۔

''آپ ﷺ کا فرمان ہے:''تم میرے بعد کافر گمراہ نہ ہو جانا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''[صحیح بخاری: ۱۲۱۔ صحیح مسلم: ۱۶۷۹]مزید یہ:''جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آ جائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا دونوں آگ میں ہوں گے۔''[صحیح بخاری: ۳۱۔ صحیح مسلم: ۲۸۸۸] مزید یہ:''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''[صحیح بخاری: ۴۸۔ صحیح مسلم: ۶۴]مزید یہ:''جس نے اپنے بھائی کو کافر کہہ کر بلایا تو اس صفت سے ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور متصف ہو گا۔''[صحیح بخاری: ۶۱۰۴۔ صحیح مسلم: ۶۰]مزید یہ:''نسب کا انکار گو معمولی ہو اللہ تعالیٰ سے کفر کے برابر ہے۔''[مسند احمد جلد۲/ ۲۱۵]

اس قسم کی دوسری احادیث جو صحیح اور محفوظ ہیں، ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اگر چہ ان کی تفسیر نہ جانتے ہوں، ان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں نہ اس مسئلے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کی تفسیر وہی کرتے ہیں جیسے منقول ہیں۔ہم انہیں لائق و مناسب طریقے سے ہی بیان کرتے ہیں۔

شرح :یہ احادیث خارجیوں کی دلیل ہیں کہ ایسے نافرمان کافر ہیں، ان کا مؤقف ہے کہ کبیرہ گناہ مسلمان کو ملتِ اسلامیہ سے خارج کر کے کفر میں داخل کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ گناہگاروں بالخصوص کبائر کے مرتکب لوگوں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے، دلیل میں درج بالا احادیث ذکر کرتے ہیں۔

یہ بات معلوم ہے کہ یہ عادتیں انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتیں، مثلاً وعدہ خلافی ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا جرم نہیں، یہ واضح نفاق یعنی اعتقادی نفاق نہیں جو ملت اسلامیہ سے خارج کرتا ہو۔ اسی طرح خیانت وغیرہ ہیں، لیکن یہ صرف کبیرہ گناہ ہیں۔

جو شخص اس قسم کے دلائل کتاب و سنت سے پیش کرے تو ہم کہیں گے: ہم انہیں قبول کرتے ہیں لیکن یہ مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کرتے کہ ایسا کرنے سے وہ مسلمان نہ رہے، بلکہ اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ آخر الذکر دونوں احادیث وعید سے تعلق رکھتی ہیں۔

فہرست

پہلی امتیں اور ہم ......ایک جائزہ

اداریہ حافظ احمد شاکر

علمائے تفسیر نے قرآن کریم کو تین موضوعات میں تقسیم کیا ہے: عقائد، احکام، اور پہلی امتوں کا تذکرہ۔

پہلی امتوں کے تذکرے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ مختلف مقامات پر مختلف پہلوؤں سے کیا گیا ہے۔ انہی کے ذکر کے ساتھ ساتھ نمرود کا بھی اجمالی تذکرہ ہے۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے تذکرے کے ساتھ ساتھ دیگر انبیائے بنی اسرائیل کا تذکرہ بھی صرف ناموں کی حد تک آیا ہے۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت توحید دینا، قوم کا انکار، استہزاء، ہٹ دھرمی اور قوم کا بار بار عذاب طلب کرنا، ان کی اہلیہ اور بیٹے کی نافرمانی پھر عذاب کی تفصیلات سب کچھ قرآن میں مذکور ہے۔ اسی طرح حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کی قوموں کا تذکرہ، ان کی نافرمانیاں، سرکشیاں اور ان پر نازل کردہ عذابوں کا تذکرہ قرآن مجید نے بالتفصیل اس لیے بیان کیا ہے تا کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اس سے عبرت پکڑے۔

قوم عاد معاشرتی اور تمدنی ترقی کے نقطۂ عروج پر تھی۔ قوم ثمود فنِ تعمیر میں یکتا تھی۔ بلکہ شاید اب تک وہ عدیم النظیر ہیں کہ انہوں نے پہاڑ تراش کر رہائش گاہیں بنائیں۔ اب بھی سعودی عرب کے شہر تبوک کے علاقہ میں مدائن صالح ...... حضرت صالح کی بستیاں ...... کے نام سے معروف علاقہ ہے۔ نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق ان بستیوں کا نظارہ یا سیر کرنے کی ممانعت اس لیے کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ان بستیوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا، ان سے جلد جلد گزر جایا کرو۔

قرآنِ حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بہت تفصیل کے ساتھ اور بار بار ہے۔ حضرت موسیٰ کے ذکر کے ضمن میں بحیثیت فرد قارون اور فرعون کا تذکرہ بہت نمایاں ہے۔ قارون تو مال و دولت کی کثرت کے سبب طغیان وعدوان میں مبتلا ہوگیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی سب نعمتوں کو اپنے علم وصلاحیت کا مرہون قرار دیتا تھا اور فرعون دعوائے خدائی کر کے نخوت وتکبر کی انتہا تک پہنچ گیا تھا۔ سورۂ قصص کی آیت نمبر ۳۸ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کا یہ قول نقل کیا کہ اس نے کہا:

''اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا تو ہامان میرے لیے گارے کو آگ لگا کر (اینٹیں پکا دو) محل بنا دو تا کہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں اور میں تو اس ...... موسیٰ ...... کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔''

اسی طرح سورۃ المومن کی آیت نمبر ۲۶ میں اس نے یہ بدگوئی کی:

''اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کردوں اور وہ اپنے پروردگار کو بلالے، مجھے ڈر ہے کہ وہ (کہیں) تمہارے دین کو (نہ) بدل دے یا ملک میں فساد (نہ) پیدا کردے۔'' اسی طرح سورۂ زخرف کی آیات ۵۱، ۵۲ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی یہ یاوہ گوئی نقل کی:

''اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہہ رہی ہیں کیا (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں، بے شک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں۔''

قرآنِ حکیم میں پہلی امتوں کے تذکروں کی روشنی میں آیئے ہم اپنے آج کے حالات کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ان تباہ شدہ اقوام وملل کی کون کون سی بد عادات ہم میں موجود نہیں۔

⊙ دعوت توحید دینے کی پاداش میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر بار، عزیز واقرباء کو چھوڑنا پڑا تھا اور کیا نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کی کوشش نہیں کی تھی؟ کیا ہمارے ملک میں ...... بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے ذریعے ...... انسان زندہ نہیں جل رہے؟ کیا اس کے خلاف کسی حکمران نے کوئی مؤثر حکمت عملی اپنائی؟ اگر کوئی اپنائی گئی ہو تو کم از کم ہمارے یعنی میڈیا کے علم میں نہیں یا اگر ہوتی تو کم از کم حوادث رک جانے کی صورت میں کوئی

مثبت ردّعمل سامنے ضرور آ تا۔

⊙ حضرت نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال تک اپنی قوم کواللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے اور پہنچاتے رہے۔لیکن اس قوم نے نہ صرف دعوت قبول نہیں کی بلکہ حضرت کا...... معاذ اللہ...... مذاق بھی اڑاتے رہے کیاوطن عزیز میں بار بار کے سیلابوں پر کبھی ہم نے اس نہج پرغور کیا کہ ہم اہل دین ،طلبائے دین اورعلمائے دین کے استہزااور عدم احترام کے مرتکب نہیں ہوتے ؟

⊙ قوم عادنے جب تکبر کااظہار کیا......جس کا ذکر سورۃ حم السجدۃ میں ہے......کہ ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے تواللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے تم کو پیدا کیا کیا وہ تم سے زیادہ طاقتور نہیں؟ کیااب امریکااوراس کے دم چھلے اپنی طاقت پر جس طرح گھمنڈ کرتے اور نا قابل شکست ہونا بیان کرتے ہیں کیااس رویے کوقوم عاد کے وطیرے کی پیروی نہیں کہا جاسکتا؟اور دنیا کےمختلف ساحلوں میں جوسونامی اٹھتے ہیں کیا وہ اللہ کا عذاب نہیں؟

⊙ قوم ثمودفن تعمیر میں جس کمال کو پہنچی تھی دور حاضر میں فن تعمیر جس طرح روبہ ترقی ہے یہ ساری ترقیاں قوم ثمود کے کمال تک ابھی نہیں پہنچیں لیکن ہمارے دعوے کہ اس بلڈنگ اوراس پلازے کی تعمیر اس قدر مضبوط ہے کہ اس میں زلزلہ بھی موَثر نہ ہوگا؟ لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔ایسی خوبی کواللہ سبحانہ وتعالیٰ کافضل تسلیم کیے بغیراپنےفنی گھمنڈ کہا جانا؟ اس قوم کا کیاحشر ہوا؟ قرآن مجید کا مطالعہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی جب پکڑ آئی تو ایک چنگھاڑ ہی نے سب کچھ نیست و نابود کردیا۔

⊙ قوم لوط کے اعمال کے ذکر ہی سے گھن آتی ہے۔انٹرنیٹ اورمختلف ٹی وی چینلز کے ذریعے کون سی قباحت اور غلاظت ہے جو ہمارے گھروں تک نہیں پہنچی؟ ہمارے ملجاء وماٰویٰ امریکا کی فوج میں ہم جنس پرستی کی اجازت! شاید استحقاق عذاب کے لیے دی گئی ہے۔اعاذنا اللہ منہ

⊙ قوم شعیب کی عادت تھی کہ لینے کے باٹ مختلف اور دینے کے مختلف! عالمی طور پرتو یہ مختلف ہیں ہی لیکن ہمارے ہاں تاجروں کا رویہ،حکومت کاعوام سے معاملہ،خصوصاً توانائی اورایندھن کے بارے میں،اورسیاست میں سوداگری؟ کیاان سب شعبوں میں ہماراطریق اسلامی ہے؟ اس قوم نے جب عذاب طلب کیا تواللہ تعالیٰ نے ان کوذلت ناک عذاب سے دوچار کردیا۔

⊙ قارون کوجب اللہ تعالیٰ نے تفریح......یعنی عیش وعشرت......سے منع فرمایااوراس کوآخرت کی طرف توجہ دلائی تو اس نے کہا کہ یہ سب کچھ......مال وزر ......میری صلاحیت کے باعث ہے۔تواللہ تعالیٰ نے اس کوایک دردناک عذاب میں مبتلا کردیا۔ہمارے حکمرانوں اوراداروں کے سربراہوں میں سے ہرکوئی اپنی تمام خوبیوں کی نسبت اپنی ذات کی طرف نہیں کرتا!

⊙ نبوت چوں کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں جاری وساری تھی اس لیے فرعون کو جب اس کے نجومیوں نے اس کی بادشاہت کے لیے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے بچے کوخطرہ قرار دیا تو فرعون نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچے کےقتل کاحکم جاری کردیا۔لیکن صاحب کُنْ نے جب کُنْ فرما کر حضرت موسیٰ کی نہ صرف زندگی بچائی بلکہ فرعون کے گھر ہی میں موسیٰ کی پرورش کاانتظام فرمادیا تو تدبیرکنند بندہ تقدیرکنند خندہ کا محاورہ اس پرایسا صادق آیا کہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

قرآنِ مجید میں مذکورہ بالا تین مقامات میں فرعون کا یہ......معاذ اللہ......طنز کہ ہامان میرے گارے کوآگ لگاؤ،اینٹیں بناؤ پھرایک محل بنادوتا کہ میں موسیٰ کے رب کی طرف چڑھ جاؤں اور بے شک میں اس کوجھوٹا سمجھتاہوں یااس کا یہ کہنا کہ میں......فرعون......موسیٰ کوقتل کرتا ہوں وہ اپنے ربّ کو بلالے اور پھرآخری آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پرخودکوترجیح دیتے ہوئے اس کا کہنا کہ'' کیا میری مصر کی حکومت نہیں اور یہ میرے......محلوں......کے نیچے جاری نہریں کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ میں بہتر ہوں یا یہ کم عزت والا......موسیٰ......جو......لکنت کے سبب......بات بھی واضح نہیں کرسکتا۔اس موضوع کوسمیٹتے ہوئے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا''پس جب وہ غصے میں لائے ہم کو،بدلہ لیا ہم نے ان سے پس ڈبویا ہم نے ان سب کو۔'' خاکم بدہن کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اطوار سے بھی وہ غصہ میں آجائے۔

ان آیات کوسامنے رکھ کر دور حاضر کے عالمی وغیر عالمی فراعین وطواغیت کا انداز گفتگو،طریقہ اظہارِقوت پرغور کریں تو عین الیقین آجاتا اورحق الیقین ہوجاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز سے وسیع اور تمام مخلوق کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔کیوں کہ آنچہ ''عیاں'' ہمہ دانداور'' ہم'' تنہا داری کی انتہا تک پہنچ چکے ہیں۔لیکن وہ ذات کریم ورحیم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے اس وعدے کونبھا رہی ہے کہ میں تیری امت کواجتماعی طور پرسزادیتے ہوئے نیست و نابود نہیں کروں گا۔

درس قرآن

قسط نمبر ㉒

تفسیر سورۂ ق

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

﴿ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴾

''جو بغیر دیکھے رحمان سے ڈرا اور حاضر ہوا متوجہ رہنے والے دل سے۔'' [ق : ۳۳]

جنت میں جانے والوں کا یہ تیسرا وصف ان جہنمیوں کے برعکس ہے، جو قیامت کے بارے میں شک وریب کا شکار رہے اور اللہ سے بےخوف زندگی گزاری۔ مگر ایک مومن صادق، اللہ تعالیٰ کو بن دیکھے اور قیامت پر یقین رکھتے ہوئے، اللہ سے ڈرتا رہا، اور وفا شعار زندگی گزاری، بلکہ مومن ومتقی کا تو بنیادی اور پہلا وصف ہی یہ ہے کہ وہ ﴿يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ [البقرۃ : ۳] غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہوں، فرشتے ہوں، اللہ کے انبیاء اور اللہ کی کتابیں ہوں، قیامت ہو، جنت ودوزخ ہو، عذابِ قبر ہو، تقدیر کا مسئلہ ہو ہر ایک پر اصلاً ایمان بالغیب ہے، ایک کافر کا تو قیامت پر یقین نہیں اس کی آنکھیں تب کھلیں گی جب آنکھوں سے قیامت کو دیکھ لے گا۔

[ق : ۲۲]

اسے ''علم یقین'' تب حاصل ہوگا جب وہ آنکھ سے جہنم کو دیکھ لے گا۔ [التکاثر : ۷] مگر مومن کو اس کا پہلے ہی یقین تھا اور اس سے ہمیشہ خوف کھاتا تھا۔ ''رحمٰن کو بن دیکھے ڈرنا'' یعنی نظر آنے والے انجام اور قوت وطاقت رکھنے والوں کے خوف سے زیادہ ''رحمٰن'' سے ڈرنا۔

یہاں چند باتیں قابل غور ہیں۔

۱: ''ڈر'' کے لیے لفظ ''خشی'' استعمال ہوا ہے، یہ اس خوف اور ڈر کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے طاری ہو جائے اور یہ کیفیت عام طور پر اس چیز کا علم ہونے سے ہوتی ہے جس سے انسان ڈرتا ہے، یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ [فاطر : ۲۸]

''اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ .

''خبردار اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں۔'' [بخاری : ۵۰۶۳]

آپ نے فرمایا:

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا . [بخاری : ۶۴۸۵]

''جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ﴾ [الحشر : ۲۱]

''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔''

پہاڑ کا یہ خوف اس کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کا یہ خوف اللہ کی عظمت وکبریائی کے احساس سے ہے۔ اسی طرح فرشتوں کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴾ [الانبیاء : ۲۸]

''اور وہ اس کے ڈر سے خوف کھاتے ہیں۔''

فرشتوں کا یہ ڈر بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی بنا پر ہے ان کی کمزوری اور ضعف کے احساس سے نہیں۔

''ڈر'' کے لیے ایک لفظ ''خوف'' ہے۔ اس کا استعمال ایسے ڈر کے لیے ہوتا ہے جو کسی طاقت ور اور صاحب اختیار کے مقابلے میں اپنی ناتوانی اور کمزوری کے احساس میں پیدا ہوتا ہے، اور ''الخوف'' کے اصل معنی ہیں قرائن وشواہد سے کسی آنے والے خطرہ کا اندیشہ کرنا، خوف کی ضد امن ہے۔ اور یہ دنیوی اور اخروی دونوں کے لیے ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے مدارج السالکین جلد اوّل کے آخر میں خشیت، خوف، وجل، رہبہ کے فرق پر بڑی نفیس بحث کی ہے جو ہمارا موضوع نہیں۔ نیز اس کے لیے علامہ مجد الدین رحمہ اللہ فیروز آبادی کی بصائر ذوی التمییز بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا مقصود یہ ہے کہ یہاں ''خوف'' کی بجائے ''خشی'' کا لفظ آیا ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ اللہ کا ڈر مومن کے دل میں اللہ کی سرزنش، اس کے عذاب اور سزا کے خوف سے ہی نہیں، بلکہ اللہ کی عظمت وجلال کی ہیبت کی بنا پر طاری رہتا ہے۔ خشیت، خوف سے خاص اور خواص کا عمل ہے۔ خوف مقصود بالذات نہیں، بلکہ وسیلہ عمل ہے اور جب مومن جنت میں چلا جائے گا تو ﴿وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾[البقرة: ۱۱۲] ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ انہیں کوئی ملال ہوگا۔ مگر اللہ کی عظمت کی ہیبت اور اس کے جلال کا احساس تو ہمیشہ رہے گا اور رہنا بھی چاہیے۔ بھلائیوں اور نیکیوں میں سبقت لے جانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ o اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ o ﴾ [المؤمنون: ۵۷-۶۱]

''وہ جو اپنے اللہ کی خشیت سے ڈرتے ہیں، جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں، جو اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی دیتے ہیں ان کے دل اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے ربّ کی طرف پلٹنا ہے وہی نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور ان کے حصول میں سبقت کرتے ہیں۔''

جامع ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ کے فرمان کہ ''وہ جو کچھ بھی دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے ہیں'' سے وہ لوگ مراد ہیں جو چوری، زنا کرتے اور شراب پیتے ہیں اور وہ اللہ سے بھی ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

لَا يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ، وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَيَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُ وَهُوَ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

[مسند احمد، ج: ٦، ص: ۱۵۹، ۲۰۵]

''نہیں اے ابوبکر صدیق کی بیٹی! بلکہ وہ مراد ہے جو نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، صدقہ کرتا ہے اور اللہ جل جلالہ سے ڈرتا ہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ [النور: ۵۲]

''کامیابی وکامرانی پانے والے وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں، اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔''

سورۃ البنیۃ میں ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ o جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ o ﴾ [البينة: ۷،۸]

''جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، وہی بہترین مخلوق ہیں، ان کی جزا ان کے ربّ کے ہاں دائمی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ

ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈر گیا۔''

سورۃ التوبۃ میں ہے:

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ○﴾ [التوبة: ۱۸]

''اللہ کی مسجدیں وہ تعمیر کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے، یہ ایسے لوگ ہیں ہدایت یافتہ ہیں۔''

یہ اور اسی سے متعلق دیگر آیات سے اللہ کی خشیت کی ضرورت واہمیت واضح ہوتی ہے۔

۲: دوسری بات جو اس آیت سے نمایاں ہوتی ہے وہ یہ کہ یہ ''خشیت'' رحمان سے ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بڑا مہربان ہے، تب بھی اللہ سے ڈرتا ہے، اس کی رحمانیت ورحیمیت کی امید پر بے خوف اور گناہوں پر جری نہیں ہوتا۔ ایمان، خوف ورجا کے مابین ہے، صرف خوف تو اس کے ڈانڈے خارجیت اور رہبانیت سے جا ملتے ہیں اور محض رجا تو اس کے ڈانڈے مرجئہ سے جا ملتے ہیں۔ صراطِ مستقیم دونوں کے مابین ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں بارگاہِ عالیہ سے ''رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ'' کے اعزاز سے نوازا گیا، اور انہیں جنت کی بشارت دی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان پر اپنی رضا کا اظہار فرمایا، اور ان میں سے بعض کا نام لے کر جنت کی نوید سنائی۔ لیکن اس کے باوجود ان پر اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف کا عالم یہ تھا کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، جنہیں دربارِ رسالت سے صدیق کا لقب ملا تھا، وہ روتے ہیں اور زبان کو پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو کہا ٹھہریں اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے (یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟) انہوں نے فرمایا:

اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ . [موطا، ص: ۳۸۷]

''اس نے مجھے ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔''

وہی ایک بار فرماتے ہیں:

وددت انی شعرة فی جنب عبد مؤمن .

[الزھد لاحمد]

''مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں بندۂ مومن کا ایک بال ہوتا۔''

کبھی فرماتے: کاش میں درخت یا سبزہ ہوتا اور جانور اسے کھا لیتے، اور کبھی فرماتے: اے پرندے تمہیں مبارک ہو، کاش میں تجھ جیسا ہوتا، تو درختوں پر بیٹھتا ہے، پھل کھاتا ہے اور اُڑ جاتا ہے، تیرا کوئی حساب کتاب نہیں۔ [ابن ابی شیبہ]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سورۃ الطّور پڑھ رہے تھے۔ جب ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ پر پہنچے تو رونے لگے اتنا روئے کہ شدتِ خوف سے بیمار پڑ گئے اور ساتھی ان کی عیادت کے لیے جاتے۔ ایک دفعہ زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ میں یہ تنکا ہوتا! کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ وفات کے وقت بیٹے عبداللہ سے فرمایا: میرا چہرہ زمین سے لگا دو شاید اللہ مجھے معاف فرما دے اگر میری بخشش نہ ہوئی تو میری ماں کے لیے ویل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا امیر المومنین آپ نے بہت سے شہر بسائے ہیں اور آپ کی بدولت بہت سے علاقے مفتوح ہوئے ہیں، فرمایا: نہ ان خدمات کا صلہ ملے نہ ہی ان کے بارے میں باز پرس ہو، بس اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کا امین قرار دیا، فرمایا کرتے: کاش میں مینڈھا ہوتا میرے اہل خانہ مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور میرا شوربا پی لیتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے: کاش میں درخت ہوتا اور مجھے کاٹ دیا جاتا۔ امام احمد رحمہ اللہ کی کتاب الزہد وغیرہ میں یہ اور اسی نوعیت کے دیگر صحابہ کرام کے بہت سے اقوال موجود ہیں۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے الداء والدواء (ص:۵۳،۵۴) میں بھی ان اقوال کا ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے باوجود ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف، قیامت کے روز جواب دہی کا احساس کس

قدر تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ﷻ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دی ہوئی بشارتوں سے بس امید کے سہارے زندگی نہیں گزاری، بلکہ زہد وتقویٰ، علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت کی ایسی مثالیں قائم کیں جو قیامت تک امت کے لیے مینارۂ نور ہیں، مگر اس کے باوصف ان کے دل اللہ کی خشیت اور خوف سے معمور تھے۔ یہی سلامتی کی راہ ہے اور یہی کامیابی کی کلید ہے۔ عمل واطاعت اور تقویٰ وتزکیہ کے بغیر جنت کی امید مومن کا شیوہ نہیں، بلکہ مغضوب وضالین کا طریقہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ﴿تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ﴾ [البقرة] فرمایا ہے کہ یہ سب ان کی خواہشات ہیں۔ دنیا کی کون سی چیز ہے جو محض تمناؤں اور آرزوؤں کے سہارے حاصل ہوتی ہے، دنیا مردود کی جب یہ حیثیت ہے تو جنت جیسی قیمتی اور محبوب جگہ خالی امیدوں سے کیوں کر حاصل ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا:

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اِلَّا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ .

''جو ڈر گیا وہ رات کو چل نکلا، اور جو رات کو چلا اس نے منزل کو پالیا، خبردار اللہ کا سامان بڑا مہنگا ہے، خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔'' [ترمذی: ٢٤٥٠]

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت کی امید پر نہ بے عمل اور بے خوف ہونا چاہیے اور نہ ہی اس کی جباریت اور قہاریت سے ناامید ہونا چاہیے۔

۳: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو تنہائی میں اللہ سے ڈر گیا۔ حدیث میں جن خوش نصیبوں کے بارے میں آیا کہ وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں ایک وہ ہے:

رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

[بخاری: ١٤٢٣]

''جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کے آنسو بہہ نکلے۔''

گویا ''بالغیب'' مَنْ خَشِيَ سے متعلق ہے۔ علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ نے بھی مفردات القرآن میں یہاں غیب سے خلوت وتنہائی ہی مراد لی ہے۔ جیسے بعض حضرات نے ﴿يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ کے معنی بھی یہی کیے ہیں کہ وہ تنہائیوں میں بھی ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ان منافقوں کی طرح نہیں جو اپنے شیاطین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم پیروانِ محمد ﷺ سے تو ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ [مفردات وغیرہ]

اسی طرح آیت ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ [الملك: ١٢] کے معنی بھی امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہی کیے ہیں کہ جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ نیز سورۃ الانبیاء میں جو متقین کے بارے میں آیا ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ ﴾ [الانبیاء: ٤٩]

اسے بھی اور اسی مفہوم کی دیگر آیات کو بھی اسی معنی میں لیتے ہیں۔ بہرحال مراد اللہ کو بن دیکھے یا تنہائیوں میں ہونا مراد ہو دونوں صورتوں میں اللہ سے ڈرنے والے یہاں مراد ہیں۔

﴿ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴾ یہ چوتھا وصف ہے۔ منیب، نوب سے ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کا بار بار لوٹ کر آنا۔ شہد کی مکھی کو بھی ''نوب'' اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے چھتا کی طرف بار بار پلٹتی ہے۔ اسی سے انابۃ إلی اللہ ہے یعنی اخلاص سے اللہ کی طرف لوٹنا۔ گویا قلب منیب کی مثال قطب نما کی ہے وہ جہاں بھی پڑا ہو، اس کی سوئی ہمیشہ قطب ہی کی طرف رخ کرتی ہے، اسے الٹا سیدھا جیسے بھی ہلائیں اس کی سوئی قطب ہی کی طرف پلٹتی ہے۔ اسی طرح ﴿ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴾ سے ایسا دل مراد ہے جو ہر طرف سے رخ پھیر کر اللہ وحدہ لاشریک کی طرف پلٹ گیا ہو۔

پہلے جہنمیوں کے بارے میں ان کا ایک بڑا جرم یہ بیان ہوا ہے کہ انہوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنا لیے، مگر ان کے مقابلے میں جنتیوں کے اوصاف میں ہے کہ وہ ہرجائی نہیں ہوتا، بلکہ صرف اللہ ہی کا

ہو کر رہ جاتا ہے۔ آسودگی ہو یا تنگدستی، صحت ہو یا بیماری، آسائش وآرام ہو یا پریشانی ومصیبت، بروبحر میں ہو یا فضاؤں میں، خوشی ہو یا غم ہر حال میں وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ علامہ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قلب منیب، قلب سلیم کی مانند ہے، اور قلب سلیم وہ ہے جو شک اور شرک سے سالم ہے، جو شرک سے بچتا ہے، توحید خالص کو اختیار کرتا ہے اور اللہ کے ما سوا کو چھوڑ کر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے وہ ﴿بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ﴾ ہے۔ بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قلب سلیم تب ہے جب پانچ چیزوں سے بچتا ہے:

(۱) شرک سے جو توحید کے متناقض ہے۔ (۲) بدعت سے جو سنت کے مخالف ہے۔ (۳) شہوت سے جو حکم وفرمانبرداری کے مخالف ہے۔ (۴) غفلت سے جو ذکر کے متناقض ہے۔ (۵) ہوا پرستی سے جو تجرید واخلاص کے منافی ہے۔ [الداء والدواء وغیرہ]

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مومن کا دل صحیح وسلیم اور منیب ہے جب کہ کافر ومنافق کا دل تو مریض ومریب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوصاف میں ہے کہ وہ ''منیب'' تھے۔ [هود: ٧٥] اور ان کا دل قلب سلیم تھا۔ [الصفت: ٨٤] یہ قرآن بھی ''عبد منیب'' کے لیے بصیرت ونصیحت ہے۔ [سبا: ٩، ص: ٨] اسی وصف سے رنگے ہوؤں کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ﴾ [الزمر: ١٧]

''اور وہ لوگ جنہوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا ان کے لیے خوشخبری ہے۔''

صرف مشکلات ومصائب میں اللہ کی طرف رجوع تو مشرکین عرب بھی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہر حال اور ہر صورت میں اپنی ہی طرف رجوع کا حکم دیا اور اس وصف سے متصفین کو جنت کی بشارت دی۔ مزید (الشوریٰ:۱۰۹، ہو:۸۸، الروم۳۱،۳۳) ملاحظہ فرمائیں۔ گویا قلب منیب اور قلب سلیم وہ ہے جو شرک وشک، معصیت ونافرمانی، دھوکہ اور کینہ، حسد وبغض، تکبر وعناد اور مال وجاہ وغیرہ کی محبت سے صحیح وسالم ہے اور اگر نافرمانی ہو جائے تو جلد اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ .

''جنت میں کچھ لوگ وہ جائیں گے جن کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہوں گے۔'' [صحيح مسلم: ٧١٦٢]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم غالباً یہ ہے کہ جس طرح پرندوں کے دل گناہوں سے اور ہر قسم کے عیب سے پاک اور دنیاوی معاملات سے بے نیاز وبے خبر ہوتے ہیں اسی طرح اہل جنت کچھ ایسے ہوں گے جو تمام آلودگیوں سے پاک اور دنیاوی جھمیلوں سے صاف ہوں گے، اصل معاملہ اسی دل کا ہے، جسد اور جسم سنوارنے سے دل نہیں سنورتا۔ نہ اللہ تعالیٰ کسی کی شکل وصورت کو دیکھتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ .

''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتے، بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔'' [مسلم: ٦٥٤٣]

کہ اس کا دل کیسا؟ سینہ کی پلیٹ میں کیا سجا کے لایا ہے؟ اور اعمال میں اخلاص کیسا ہے؟ اسی دل کے بارے میں فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ . [بخاری: ٥٢]

''جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح تو سارا جسم صحیح اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔''

دل اگر مال وزر کی ہوس میں پھنسا ہوا ہے تو اس کا نتیجہ کساد بازاری، دھوکہ، فریب، دغا، ملاوٹ اور ماپ تول میں کمی بیشی کی صورت میں نکلتا ہے اور حرام وحلال کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ دل اگر اقتدار اور جاہ وجلال میں پھنسا ہوا ہے، تو وہ انسان کو فرعون اور متکبر بنا

دیتا ہے اور انسان درندوں سے بھی زیادہ وحشی اور خونخوار بن جاتا ہے، دل اگر ہوس پرستی کا شکار ہے تو انسان کو بے غیرت اور بے حیا بنا دیتا ہے اور اس کا اخلاق تباہ ہو جاتا ہے۔

یوں سمجھئے کہ جسم انسانی میں دل کی مثال بادشاہ کی ہے اور جسم کے اعضاء وجوارح اس کی رعایا اور لشکر ہیں، اگر بادشاہ نیک اور صالح ہے تو رعایا بھی نیک ہوگی اور اگر بادشاہ کا عمل وکردار درست نہیں تو رعایا بھی درست نہیں ہوگی۔ مشہور ضرب المثل ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ ۔لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں یہ بڑی تبدیلی آئی کہ مجلسوں میں لوگوں کا موضوع ذکر وتذکیر، علم ونوافل اور طاعات بن گیا۔ جہاں بھی چار آدمی بیٹھتے تو ایک دوسرے سے پوچھتے رات کو تمہارا پڑھنے کا کیا معمول ہے؟ تم نے کتنا قرآنِ مجید یاد کیا، تم قرآنِ مجید کب ختم کرو گے اور کب ختم کیا تھا، مہینے میں کتنے روزے رکھے تھے۔

جب کہ ولید کے زمانے میں لوگ جمع ہوتے تو عمارتوں اور طرزِ تعمیر کی گفتگو ہوتی، اس لیے کہ ولید کا یہ ذوق تھا۔ سلیمان کھانوں کا بڑا شائق تھا اس کے زمانے میں مجلسوں کا یہی موضوع ہوتا تھا۔ [طبری] مدائن جب فتح ہوا اور مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا، جس میں کسریٰ کا تاج بھی تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ مالِ غنیمت دیکھ کر حیران اور ششدر ہو کر رہ گئے، اس کی بڑی دلچسپ تفصیل البدایہ وغیرہ میں موجود ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس مال کا خمس جب مدینہ طیبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئے، اور فرمایا لوگوں نے امانت کا حق ادا کیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین آپ عفیف ہیں تو آپ کی رعایا بھی عفیف ہے۔ اگر آپ مال ہضم کر جانے والے ہوتے تو آپ کی رعایا بھی ایسی ہوتی۔

[البدایہ، ج: ٧، ص: ٦٧]

بادشاہ کے دل کی درستی ہی انسان کی، بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح وفلاح کا باعث ہے۔ انسانوں کی بھلائی کے لیے کتنے ہی انتظام کر لیے جائیں جب تلک دلوں کی اصلاح نہیں ہوگی، ماحول کی درستی اور اصلاح نہیں ہوگی۔ ناسور کو اوپر سے آپ لاکھ مرہم پٹی کریں وہ درست نہیں ہوگا اور مریض شفایاب نہیں ہوگا، ہمارے ماحول کا ناسور بھی دلوں کی خرابی کے باعث ہے، جب تک اس کی چارہ گری نہیں ہوگی حالات نہیں سنوریں گے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے علیم اللسان کو منافق قرار دیا۔[السلسلة الصحیحة: ١٠١٣]

اسی طرح زبان سے میٹھے میٹھے بول بولنے والے منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ

اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکْرِ وَقُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الذِّیَابِ . [ترمذی: ٢٤٠٤]

''ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی مگر دل بھیڑئے کے ہیں یعنی انسانی شکل وصورت میں وہ گویا درندے ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَسْتَقِیْمُ إِیْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ قَلْبُهٗ ، وَلَا یَسْتَقِیْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُهٗ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَأْمَنَ جَارُهٗ بِوَائِقَهٗ . [احمد: ١٣٠٧٩]

''کسی بندے کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں جب تک اس کا دل صحیح نہ ہو، اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں جب تک اس کی زبان درست نہ ہو، اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی ایذا سے محفوظ نہیں وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

یعنی دل اگر درست ہے تو اس کے اثرات زبان اور اعضاء پر نمایاں ہونے چاہئیں، کیوں کہ زبان دل کی ترجمان ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ پڑوسی بھی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے، اگر عمل وکردار نہیں بدلا تو سمجھئے دل کا روگ ابھی درست نہیں ہوا، دل کی اسی اہمیت کی بنا پر دل کی درستی اور اس کی استقامت کی اور اس کے زیغ وضلالت محفوظ رہنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔

چناں چہ اللہ تعالیٰ نے حق پرستوں کی یہ دعا ذکر کی ہے:

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ

رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ﴾ [آل عمران: ۸]
''اے ہمارے ربّ! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو نہ پھیر، اور اپنی رحمت ہمیں عطا فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔''
حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ
''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔''
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ یہ دعا کیوں پڑھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دل ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، وہ جب چاہتے ہیں اسے حق پر قائم رکھتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اسے حق سے پھیر دیتے ہیں۔ [ابن کثیر، ج:۱،ص:۱۶۴]
حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ لا یستقیم ایمان عبد میں ''ایمان'' سے مراد اعمال ہیں۔ [جامع العلوم والحکم، ص: ۶۵] قرآنِ مجید میں بھی ''ایمان'' کا اطلاق عمل پر ہوا ہے، چناں چہ تحویل قبلہ کے موقع پر سوال اٹھا کہ جو حضرات بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے اور اسی دوران میں فوت ہو گئے ان کی نمازیں کیا ہوئیں، جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
﴿ وما كان الله ليضيع ايمانكم ﴾
''اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔''
[بخاری: ۴۰، ۴۴۸۶ وغیرہ]
لیکن یہاں ''ایمان'' سے ایمانِ قلبی مراد لینا بھی درست ہے۔ منافق ایمان کا اظہار زبان سے کرتے تھے اور کہتے تھے:
﴿ نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ [المنافقون: ۱]
''کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جھوٹ بولتے ہیں ان کا یہ زبانی اقرار معتبر نہیں۔ ان مدعیانِ ایمان نے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ''مسجد ضرار'' قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانَ إِلٰى قَلْبِهٖ. [ترمذی: ۲۰۳۲]
''وہ جماعت جو زبان سے اسلام لائی مگر ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا۔''
اسی معنی میں اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا:
﴿ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾
''یہ بدوی کہتے ہیں ہم ایمان لائے، ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔'' [الحجرات: ۱۴]
مقصد یہ کہ زبان سے ایمان کا اظہار کافی نہیں، جب تک دل کی گہرائیوں سے اس حقیقت کا اعتراف نہ کیا جائے اور اس کے مقتضیات کا اہتمام نہ کیا جائے۔ اس کے مقابلے میں جن کے دل ایمان سے معمور اور مطمئن ہیں ان کی زبان سے اوّلاً تو کوئی کلمہ ایمان کے منافی نکلتا ہی نہیں، خواہ کتنے ہی طوفان اٹھیں اور مصائب وآلام کی بھٹیوں میں انہیں جھونک دیا جائے، لیکن اگر کبھی بالجبر ایسا کوئی کلمہ نکل جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں باعث ملامت نہیں ٹھہرتا۔ چناں چہ ارشاد فرمایا:
﴿ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ ﴾ [النحل: ۱۰۶]
''جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر ہے۔)''
اس لیے دل میں ایمان ہے تو اس کے ایمان کا اظہار واعلان درست ہے۔ اور اس کی زبان سے بالاکراہ کلمۂ کفر اس کے ایمان کے منافی نہیں، لیکن اگر دل میں ہی ایمان جاگزیں نہیں تو محض زبان سے اس کا اقرار قابل اعتبار نہیں، اسی تناظر میں فرمایا گیا ہے کہ لا یستقیم إیمان عبد حتی یستقیم قلبه اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ایمان کی بہار لگا دے، اس پر استقامت بخشے اور اسی پر موت نصیب فرمائے، آمین یاربّ العالمین۔

درسِ حدیث

توفیق الباری

"الادب المفرد" للبخاری کا اردو ترجمہ مع تشریحات وفوائد

از حضرت نواب سید صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ
تسہیل: حافظ محمد اشرف سعید (نیوکرول شالامار باغ۔لاہور)

باب: ما یکرہ من التمنی

ناپسندیدہ تمنائیں

۸۱۷ . عن أبی هریرةَ أنّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: ((إِذَا تَمَنّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنّٰى، فإنّه لا يَدْرِيْ مَا يُعْطٰى .))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تمنا کرے تو یہ دیکھ لے کہ وہ کیا تمنا کر رہا ہے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیا دیا جائے گا۔''

فائدہ: حدیث دلیل ہے اس پر کہ تمنا صالح کرے غیر صالح نہ کرے شاید وہ آرزو قبول ہو اگر بہتر تمنا نہ تھی تو وہ قبول وبال ہو جائے گا۔

باب: لا تسموا العنب الکرم

انگور کو کرم نہ کہو

۸۱۸ . عن عَلْقَمَةَ بنْ وائلٍ، عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: الكَرْم، وَقُولُوْا: الحَبَلَةَ .)) ـ يعني: العنب ـ [صحیح مسلم: ٤٠]

''حضرت علقمہ بن وائل اپنے باپ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز انگور کو کرم نہ کہے بلکہ حبلہ کہو یعنی عنب۔''

باب: قول الرجل: ویحك

کسی کا کسی کو ویحک کہنا

۸۱۹ . عن أبی هریرة، مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ برجلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) فَقالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ: إِنّهَا بَدَنَةٌ، قالَ فِي الثّالثةِ أو في الرّابعةِ: ((وَيْحَكَ ارْكَبْهَا)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے (پھر) کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے تیری یا چوتھی بار فرمایا تجھے افسوس ہو اس پر سوار ہو جا۔ یہ حدیث ۲۷۷ پر گزر چکی ہے اس میں ویلک کا لفظ ہے اس حدیث میں ویحک ہے۔'' [صحیح البخاری]

باب: قول الرجل یا ہنتاہ

کسی کا یاھنتاہ کہنا

۸۲۰ . عَنْ أُمَّةِ حَمْنَةَ بنت جحش، قالتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا هِيَ؟ يَا هَنْتَاهُ)) . [ضعیف]

''حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما ھی یاھنتاء یہ کیا ہے؟''

۸۲۱ . عن حبیب بن صهبان الأسديّ: رأيت عماراً صلَّ المكتوبة ثم قال لرجل إلى جنبه: يا هَنَاهُ! ثم قام . [صحيح الإسناد]

''حبیب بن صہبان اسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار کو دیکھا کہ انہوں نے فرض نماز پڑھی اس کے بعد اپنے پہلو میں ایک آدمی سے کہا تھوڑا ہٹو، پھر کھڑے ہو گئے۔''

فائدہ: ہنتاء کا لفظ مسلم میں ام مسطح کے کلام حدیث الافک میں آیا ہے۔

مواعظ وعبر

جانی اور مالی صدمات پر چند تعزیتی کلمات

پروفیسر عبدالحکیم سیف

غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے ایک عزیز کے لیے مرقوم تحریر جو افادۂ عام کے لیے پیش خدمت ہے ان حوادث ومصائب کے بارے لوگوں کے لیے جن کو مایوسی اور شدید کرب والم سے نجات پانے میں یہ تحریر مفید ثابت ہوگی، ان شاء اللہ العزیز۔ یہ ان کے لیے حوصلہ، تسلی، طمانیت اور ڈھارس کا باعث ہوگی۔

کسی بھی صدمہ ونقصان میں مبتلا شخص کے لیے، جو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار سچا مسلمان ہے، دو باتیں حوصلہ، تسلی وتسکین کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ ایک یہ کہ ہمارا جس طرح اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں پر ایمان ہے اسی طرح آخرت اور تقدیر پر بھی ایمان ہے، اس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے مقدر میں جو لکھا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ موت کو ہی لے لیجیے کہ وہ نہ وقت سے پہلے آ سکتی ہے اور نہ وقت آنے پر ٹل سکتی ہے۔ قرآنِ حکیم نے اسے ان الفاظ میں بیان کیا ہے ''کہ جب وقت مقررہ موت کا آ جاتا ہے تو وہ نہ تو وقت سے پہلے آتا ہے نہ وہ ٹل سکتا ہے۔ ایک سچا مسلمان اللہ کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کا مژدہ سنایا گیا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد وحمایت ومعیت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ صبر کرنے والوں کے لیے یہ عظیم تمغہ ہے، حدیث شریف میں ہے کہ کسی نقصان یا صدمہ پر یہ کہنا بھی ناجائز اور عبث ہے کہ اگر میں اس طرح کر لیتا تو شاید اس طرح نہ ہوتا۔ یہ اگر مگر بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر نکتہ چینی کے مترادف ہے۔ بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ ایک سچے مسلمان کے ایمان کا اندازہ ہی دو موقعوں پر ہوتا ہے کہ وہ صدمہ کے وقت کس قدر صبر اختیار کرتا ہے اور خوشی ومسرت کے موقع پر کس قدر شاکر واحسان مند ہوتا ہے، جب کہ کافر ومنافق شخص کسی بھی حادثہ پر مایوسی کا شکار ہو کر جزع وفزع کرتا نظر آتا ہے اور مسرت وخوشی پر آپے سے باہر ہو کر فخر ومباہات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

دوسری بات حوصلہ وتسکین کے لیے یہ ہے کہ مسلمان کو چھوٹے سے چھوٹے نقصان پر بھی جزا اور اجر حاصل ہوتا ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ کانٹے کے چبھنے پر بھی ایک مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اجر وجزا حاصل ہوتی ہے جس قدر نقصان اور صدمہ زیادہ بڑا ہوگا اسی قدر اجر وثواب بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے اور گناہوں کی تلافی ہوتی ہے۔

انبیائے کرام اور صحابہ کرام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ان کی زندگیوں میں بیسیوں، سینکڑوں مصائب وآلام وحوادث پیش آئے اور انہوں نے صبر وحوصلہ کے ساتھ ان کو برداشت کیا ان کے لیے یہ مصائب وآلام ان کے درجات کی بلندی کا سامان بنتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قدر مجھے دکھ پہنچائے گئے اور جن مصائب کا مجھے سامنا کرنا پڑا اس قدر مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو پیش نہ آئے، فلسفہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کے افراد کو ان واقعات سے درس دینا مقصود ہے کہ وہ بھی ان عظیم کرداروں پر نظر رکھیں اور ان کے کردار کو اپنی عملی زندگی میں اختیار کریں۔

مقامِ غور ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بیٹیاں تو جوان ہو کر بیاہی گئیں مگر تین بیٹے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیے وہ نوعمری میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے ان میں سے ایک ابراہیم تھے جن کے بارے میں مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کی موت پر ان کو اپنے ہاتھوں میں لے کر آسمان کی طرف منہ کر کے کہا ''میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل پارہ پارہ ہے مگر میں زبان سے کوئی حرف شکوہ ادا نہیں کروں گا، اے ابراہیم تیری جدائی کا مجھے بہت دکھ ہے۔''

فرمانِ نبوی ﷺ ہے دوطرح سے غم کا اظہار فطری اور جائز ہے دل پر چوٹ لگنے سے چہرے پرغم اور دکھ کے آثار اور آنکھوں سے آنسو، مگر دوطرح سے غم ممنوع وناجائز ہے کہ زبان پر حرف شکایت لا کر بلند آواز میں نالہ وشیون کرے یا پھر ہاتھوں سے اپنے آپ کو مارنا پیٹنا شروع کردے، اسی طرح صدمہ موت پر تین دن سے زیادہ اظہارغم ممنوع قرار دیا گیا۔

قابل توجہ بات ہے کہ دنیا میں محروم وتہی دست لوگوں اورغم کے ماروں کو آخرت میں اجرعظیم سے نوازا جائے گا اور بعض لوگ محض دنیا کے دکھوں کی بناپر مغفرت ونجات اخروی حاصل کریں گے، حدیث میں ہے کہ ایک شخص بے اولاد، بیمار یا افلاس وغربت کا شکار تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرتا رہا اور مایوسی کے بجائے اللہ کی رحمت کا امیدوار بن کر دعائیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ ان سینکڑوں اور ہزاروں دعاؤں کو نیکیوں سے بدل کر ان کو نیکی کے ترازو میں ڈال دے گا اور اسی طرح اس کی نیکیاں وزنی ہوجائیں گی اوران کو جنت کا داخلہ نصیب ہوگا۔

ایک نابینا شخص اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا۔ ربّ کریم اُسے محض نابینا ہونے کی بنا پر بے حساب جنت کا داخلہ نصیب فرمائے گا۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ غرباء ومساکین کو امراء وخوش حال لوگوں سے پانچ سوسال پہلے جنت کا داخلہ حاصل ہوگا اور دنیا میں عیش وعشرت میں مبتلا مگر نیک لوگ پانچ سو سال تک جنت کے سامنے خیموں میں وقت گزاریں گے اور جنتیوں کو مزے لوٹتے ہوئے اسی طرح دیکھیں گے جس طرح دنیا میں غرباء ان کو دیکھ کر حسرت وافسوس کا شکار رہے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز جب دنیا میں مفلوک الحال اور مظلوموں، کمزوروں کو اخروی بے پایاں انعامات سے نوازا جائے گا تو جو لوگ دنیا میں ہمیشہ خوش حال اور ناز ونعمت میں رہے تمنا کریں گے کاش ہم کو بھی دنیا میں مصائب وآلام آتے تو ہم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے آج جھولیاں بھرتے۔ روز آخرت یوم الدین یعنی بدلے کا دن ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں میں بھی اگر کسی بکری نے دوسری بکری کو سینگ مارے تھے تو بے سینگ والی بکری کو سینگ عطا کرکے دنیوی ظلم کا بدلہ اسے دلوایا جائے گا یہ الگ بات ہے کہ اس جزاوسزا کے بعد جانوروں کو موت آجائے گی کیوں کہ جنت ودوزخ تو محض انسانوں اور جنوں کے لیے بنائی گئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جس قدر دنیا میں کوئی شخص زیادہ خوشحال با اختیار اور طاقتور ہوگا اسی قدر اس کا حساب بھی مشکل ہوگا اور کمزور ناتواں اور بے نام لوگوں کا حساب آسان ہوگا۔ اسی طرح جو چھوٹے بچے کم عمر میں فوت ہوجائیں وہ والدین کے لیے نجات وشفاعت کا ذریعہ بنیں گے اور ضد کرکے اپنے گنہگار والدین کو اللہ تعالیٰ سے معافی دلا کر جنت میں لے جائیں گے۔ لیکن ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ چیز ضرور ذہن میں رکھیں کہ تین چیزوں کی معافی نہیں ہے۔ شرک، ارکانِ خمسہ (نماز روزہ وغیرہ) میں لاپرواہی اور حقوق العباد میں ظلم وجبر وغصب۔ موحد، پابند صوم وصلوٰۃ اور اپنے بھائیوں کے حقوق کا ادا کرنے والا ہی ان تمام مذکورہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام کا پابند بنائے اور اپنے پیارے رسول کی اتباع کی توفیق عطا کرے۔

وما علینا الا البلاغ المبین



شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ

عبدالرشید عراقی

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ جماعت اہل حدیث پاکستان کے نامور عالم دین، محقق ومؤرخ، عربی، فارسی اور اردو کے مایہ ناز ادیب اور علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے۔ انہوں نے نصف صدی تک علوم اسلامیہ کی اشاعت اور کتاب وسنت کی ترقی وترویج اور شرک وبدعت ومحدثات کے استیصال میں اپنے آپ کو وقف رکھا۔

مولانا محمد علی جانباز کا تعلق مشرقی پنجاب کے ضلع فیروز پور سے تھا۔

ولادت:

آپ کا سن ولادت ۱۹۳۶ء ہے۔

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم راجووال میں مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ سے حاصل کی۔اس کے بعد آپ نے مختلف علوم اسلامیہ کی تحصیل مولانا غلام احمد حریری، مولانا شریف اللہ خاں سواتی، مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی اور حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔

فراغت تعلیم کے بعد کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تدریس فرمائی۔ اس کے بعد سیالکوٹ تشریف لے آئے اور اپنی زندگی سیالکوٹ میں بسر کردی۔ اور ۱۳/دسمبر ۲۰۰۸ء کو سیالکوٹ ہی کی زمین میں آسودۂ خاک ہوئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

مولانا محمد علی جانباز ایک کامیاب مدرس ومصنف تھے۔ تدریس میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ حدیث نبوی ﷺ اور متعلقاتِ حدیث میں ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ حدیث نبوی سے انہیں خاص شغف تھا۔ جب بھی کسی رسالہ یا کتاب میں حدیث کی تنقیص میں کوئی مضمون شائع ہوتا اور ان کی نظر سے گزرتا تو ان کا قلم فوراً حرکت میں آتا اور اس کا جواب دلائل وبراہین سے دیتے۔

حدیث نبوی کی تائید میں ان کا عظیم کارنامہ حدیث کی مشہور کتاب ''سنن ابن ماجہ'' کی شرح ہے جو عربی زبان میں (۱۲) جلدوں میں مطبوع ہے۔ یہ شرح اہل علم میں بہت مقبول ہے۔ مولانا جانباز مرحوم ایک کامیاب مصنف بھی تھے۔ ان کی بعض کتابیں ایسی ہیں جنہیں علمی حلقوں میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ان میں ''توہین رسالت کی شرعی سزا، احکام طلاق، احکام نکاح، اہمیت نماز اور معراج مصطفیٰ'' مقبول عام کتابیں ہیں۔

مولانا جانباز قدامت پسند مذہبی حلقے سے تعلق رکھتے تھے۔ اتباع سنت میں اپنی مثال آپ تھے۔ بہت زیادہ عبادت گزار، زہد وورع اور تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔ اخلاق وعادات کے اعتبار سے بلند مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔ بہت زیادہ فیاض، متواضع، مہمان نواز، علماء اور طلباء سے محبت رکھنے والے انسان تھے۔ میرا ان سے تقریباً ۲۵ سال سے تعلق تھا۔ اور میں یقین ووثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ

میں نے علماء میں ایسا شریف، ایسا نیک باطن، ایسا دور اندیش، ایسا فیاض، ایسا سادہ مزاج، اس پر ایسا مستقل مزاج، خوش اخلاق، شیریں گفتار، باغ وبہار، ایسا خشک اور ایسا تر آدمی نہیں دیکھا، ایسا متقی وپرہیزگار اور ساتھ ہی ایسا وسیع المشرب اور وسیع الاخلاق وہ مذہبی تھے، اور سخت مذہبی۔

مولانا محمد علی جانباز ستودہ صفات اور کریمانہ اخلاق کے حامل تھے۔

بہت زیادہ متواضع اور خود دار بھی تھے۔ عفاف واستغناء کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ اپنے غریب تلامذہ کی مالی امداد بھی کرتے تھے اور اُن کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔

علم وفضل کے اعتبار سے ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ قدرت کی طرف سے اچھے دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ حافظہ بھی قوی تھا۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ، حافظ ابن قیم، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام شوکانی، شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بڑے شائق تھے۔ اور انہی کی تحقیق پر ان کا عمل تھا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز اپنے اساتذہ کرام سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی اور حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ سے انہیں بہت زیادہ عقیدت ومحبت تھی۔ راقم سے عموماً فرمایا کرتے تھے:

''عراقی صاحب! مجھے اپنے اساتذہ مولانا ابوالبرکات اور حضرت العلام محدث گوندلوی رحمہ اللہ سے بہت زیادہ محبت وعقیدت ہے۔ اور میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے۔ حضرت العلام محدث گوندلوی جیسا وسیع النظر عالم برصغیر پاک وہند ہی میں نہیں۔ بلکہ عالم اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ مولانا ابوالبرکات بھی اپنے دور کے نامور عالم دین، محدث، مؤرخ اور محقق تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔''

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ ایسے ہی شخصیات کے بارے میں شاعر مشرق نے فرمایا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا



اشاریہ الاعتصام 2010ء جلد نمبر: 62

مرتب: محمد سلیم چنیوٹی

① ......**جواهر پارے** (صفحہ اوّل)

ناپاکیوں کے لیے بایاں ہاتھ ہے	۴۹
احترامِ قبلہ	۵۰
بیٹھ کر پیشاب کیا جائے	۵۱

②......کلمہ طیبہ / دین کے بنیادی اصول

مضمون	مصنف	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اصول السنہ عندالامام احمد از: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ شرح: الشیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ	اردو ترجمہ ابوبکر ظفر	از شمارہ نمبر ۱ تا ۵۱ جلد نمبر ۶۲		

③......اداریے

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
السعی منا والاتمام من اللہ	حافظ احمد شاکر	۱+۲	۴	۴
فی جوارِ رحمت اللہ (پروفیسر عبدالجبار شاکر)	حافظ احمد شاکر	۱+۲	۶	۶
میاں فضیحت	حافظ احمد شاکر	۳	۴	۷۲
حق حکمرانی	حافظ احمد شاکر	۴	۴	۱۱۰
امدادِ باہمی	حافظ احمد شاکر	۵	۴	۱۴۴
عوام کی خاطر مثبت فیصلے	حافظ احمد شاکر	۶	۴	۱۸۰
سب سے بڑا گناہ	حافظ احمد شاکر	۷	۴	۲۱۶
غیروں پہ کرم اپنوں پہ ستم	حافظ احمد شاکر	۷	۵	۲۱۷
انصاف کا چراغ......تھپیڑوں کی زد میں	حافظ احمد شاکر	۸	۴	۲۵۲
نیاز مندوں کے خدشے......اور	حافظ احمد شاکر	۸	۵	۲۵۳
سعادت	حافظ احمد شاکر	۹	۴	۲۸۸
اسلامی مملکت کے بنیادی اصول	حافظ احمد شاکر	۹	۵	۲۸۹
ذمہ داری	حافظ احمد شاکر	۱۰	۴	۳۲۴
توانائی کا ضیاع	حافظ احمد شاکر	۱۰	۵	۳۲۵
کیوں......؟	حافظ احمد شاکر	۱۱	۴	۳۶۰
جانا ہی چھوڑ دیں......	محمد سلیم چنیوٹی	۱۲	۴	۳۹۶
بہلاوا یا بہکاوا	حافظ احمد شاکر	۱۳	۴	۴۳۲
دل نہیں مانتا	حافظ احمد شاکر	۱۳	۵	۴۳۳
حکمت وتدبیر سے	حافظ احمد شاکر	۱۴	۴	۴۶۸
اسلام کا ابدی اصول	حافظ احمد شاکر	۱۵	۴	۵۰۴
باقی ماندہ ثمرات	حافظ احمد شاکر	۱۶	۴	۵۴۰
کیا جواب ہوگا؟	حافظ احمد شاکر	۱۶	۵	۵۴۱
علم ینفع بہ	حافظ احمد شاکر	۱۷	۴	۵۷۶
ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی رحلت	حافظ احمد شاکر	۱۷	۵	۵۷۷
قدر کی نگاہ	حافظ احمد شاکر	۱۸	۴	۶۱۲
فرق	حافظ احمد شاکر	۱۹	۴	۶۴۸
احسان	حافظ احمد شاکر	۱۹	۵	۶۴۹
گھوڑے تیار رکھو	حافظ احمد شاکر	۲۰	۴	۶۸۴
حکمرانی کے بنیادی نکات	حافظ احمد شاکر	۲۰	۵	۶۸۵
بتایئے......؟	حافظ احمد شاکر	۲۱	۴	۷۲۰
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں	حافظ احمد شاکر	۲۱	۵	۷۲۱
تسلسل	ملک عصمت اللہ	۲۲	۴	۷۵۶
زہے نصیب	حافظ احمد شاکر	۲۳	۴	۷۹۲
۱۱-۲۰۱۰ء کا بجٹ	ملک عصمت اللہ	۲۴	۴	۸۲۸
آہ! مولانا ادریس فاروقی رحمہ اللہ	ملک عصمت اللہ	۲۴	۵	۸۲۹
سلوگن	حافظ احمد شاکر	۲۵	۴	۸۶۴
ساقی کوثر ﷺ	حافظ احمد شاکر	۲۵	۵	۸۶۵
کرو مہربانی......	حافظ احمد شاکر	۲۶	۴	۹۰۰
جعل سازی کا نیا چہرہ	حافظ احمد شاکر	۲۶	۵	۹۰۱
انما الاعمال بالنیات	حافظ احمد شاکر	۲۷	۴	۹۳۶
ایں خیال است ومحال است وجنوں	حافظ احمد شاکر	۲۷	۵	۹۳۷
امن کا چلن	حافظ احمد شاکر	۲۸	۴	۹۷۲
کیا جواب ہوگا؟	حافظ احمد شاکر	۲۸	۵	۹۷۳
شعائر اللہ	حافظ احمد شاکر	۲۹	۴	۱۰۰۸
ایک اذان نہیں ایک وقت میں اذان	حافظ احمد شاکر	۲۹	۵	۱۰۰۹
اصل دشمن	حافظ احمد شاکر	۳۰	۴	۱۰۴۴
یرد بہا الباطل	حافظ احمد شاکر	۳۱	۴	۱۰۸۰

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
آسائش اور ضرورت	حافظ احمد شاکر	۳۱	۵	۱۰۸۱
یہ وقت دعا ہے	حافظ احمد شاکر	۳۲	۴	۱۱۱۶
درخواست	حافظ احمد شاکر	۳۳	۴	۱۱۵۲
جشن آزادی یا......؟	ملک عصمت اللہ	۳۴	۴	۱۱۸۸
جھوٹ اور سچ	ملک عصمت اللہ	۳۵	۲	۱۲۲۴
الطاف بھائی کی گل افشانی گفتار	ملک عصمت اللہ	۳۶	۲	۱۲۶۰
محاسبہ نفس	ملک عصمت اللہ	۳۷	۲	۱۲۹۶
تشخیص اور علاج	حافظ احمد شاکر	۳۸	۲	۱۳۳۲
اصل چہرہ	حافظ احمد شاکر	۳۹	۳	۱۳۶۸
ذاتی اور جماعتی صدمہ	حافظ احمد شاکر	۳۹	۲	۱۳۶۹
لمحوں کی خطا صدیوں کی سزا	حافظ احمد شاکر	۴۰	۲	۱۴۰۴
فریاد	حافظ احمد شاکر	۴۱	۲	۱۴۴۰
''مخلصانہ'' کوششیں	حافظ احمد شاکر	۴۲	۲	۱۴۷۶
وقت کی ضرورت	حافظ احمد شاکر	۴۳	۲	۱۵۱۲
خیال اچھا ہے	حافظ احمد شاکر	۴۴	۲	۱۵۴۸
ہم آہنگی	حافظ احمد شاکر	۴۵	۲	۱۵۸۴
صلیب کا ہدف	حافظ احمد شاکر	۴۶	۲	۱۶۵۶
ہماری وزارت مذہبی امور	حافظ احمد شاکر	۴۶	۳	۱۶۵۷
فداہ ابی وامی ﷺ	حافظ احمد شاکر	۴۷	۲	۱۶۹۲
انکشافات	حافظ احمد شاکر	۴۸	۲	۱۷۲۸
زرعی ٹیکس کیوں نہیں؟	حافظ احمد شاکر	۴۸	۳	۱۷۲۹
مطلوب جمہوریت	حافظ احمد شاکر	۴۹	۲	۱۷۶۴
توانائی بچایئے	حافظ احمد شاکر	۵۰	۲	۱۸۰۰
پہلی امتیں اور ہم......ایک جائزہ	حافظ احمد شاکر	۵۱	۲	۱۸۳۶

④......درس قرآن

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
سورۃ الفاتحہ (۱)	ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر تفسیر: مولانا حمید اللہ میرٹھی احسن الفوائد: ڈپٹی احمد حسن دہلوی	۳	۶	۷۴
سورۃ فاتحہ (۲)	// //	۴	۶	۱۱۰
سورۃ الانشراح	محمد عبدہٗ المصری۔ ترجمہ: مولانا عبدالغفار حسنؒ	۴	۱۸	۱۲۲
سورۃ البقرۃ (۱)	ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر تفسیر: مولانا حمید اللہ میرٹھی احسن الفوائد: ڈپٹی احمد حسن دہلوی	۵	۶	۱۴۶
سورۃ والتین	محمد عبدہٗ المصری ترجمہ: مولانا عبدالغفار حسنؒ	۵	۱۱	۱۵۱
سورۃ البقرۃ (۲)	ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر تفسیر: مولانا حمید اللہ میرٹھی احسن الفوائد: ڈپٹی احمد حسن دہلوی	۶	۶	۱۸۲
سورۃ العصر	محمد عبدہٗ المصری ترجمہ: مولانا عبدالغفار حسنؒ	۶	۱۰	۱۸۶
سورۃ البقرۃ (۳)	ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر تفسیر: مولانا حمید اللہ میرٹھی احسن الفوائد: ڈپٹی احمد حسن دہلوی	۷	۶	۲۱۸
سورۃ البقرۃ (۴)	// //	۸	۶	۲۵۴
سورۃ البقرۃ (۵)	// //	۹	۸	۲۹۲
سورۃ البقرۃ (۶)	// //	۱۰	۶	۳۲۶
سورۃ البقرۃ (۷)	// //	۱۱	۶	۳۶۲
سورۃ البقرۃ (۸)	// //	۱۲	۶	۳۹۸
سورۃ البقرۃ (۹)	// //	۱۳	۶	۴۳۴
سورۃ البقرۃ (۱۰)	// //	۱۴	۶	۴۷۰
سورۃ البقرۃ (۱۱)	// //	۱۵	۶	۵۰۶
سورۃ البقرۃ (۱۲)	// //	۱۶	۶	۵۴۲
سورۃ البقرۃ (۱۳)	// //	۱۷	۶	۵۷۸
سورۃ البقرۃ (۱۴)	// //	۱۸	۶	۶۱۴
سورۃ البقرۃ (۱۵)	// //	۱۹	۶	۶۵۰
سورۃ البقرۃ (۱۶)	// //	۲۰	۶	۶۸۶
سورۃ البقرۃ (۱۷)	// //	۲۱	۶	۷۲۲
سورۃ البقرۃ (۱۸)	// //	۲۲	۶	۷۵۸
سورۃ البقرۃ (۱۹)	// //	۲۳	۸	۷۹۴
سورۃ البقرۃ (۲۰)	// //	۲۴	۶	۸۳۰
سورۃ البقرۃ (۲۱)	ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر تفسیر: مولانا حمید اللہ میرٹھی احسن الفوائد: ڈپٹی احمد حسن دہلوی تعلیقات: مولانا عطاء اللہ حنیف	۲۵	۶	۸۶۶

⑤......علوم قرآن / علوم حدیث

⑥......درسِ حدیث

توفیق الباری	//	//	۲۳	۱۰	۷۹۸
توفیق الباری	//	//	۲۴	۹	۸۳۳
توفیق الباری	//	//	۲۵	۱۱	۸۷۱
توفیق الباری	//	//	۲۶	۱۰	۹۰۶
توفیق الباری	//	//	۲۷	۹	۹۴۱
توفیق الباری	//	//	۲۸	۱۱	۹۷۹
توفیق الباری	//	//	۲۹	۱۰	۱۰۱۴
توفیق الباری	//	//	۳۰	۱۰	۱۰۵۰
توفیق الباری	//	//	۳۱	۹	۱۰۸۵
توفیق الباری	//	//	۳۲	۱۰	۱۱۲۲
توفیق الباری	//	//	۳۳	۱۰	۱۱۵۸
توفیق الباری	//	//	۳۴	۹	۱۱۹۳
توفیق الباری	//	//	۳۵	۷	۱۲۲۹
توفیق الباری	//	//	۳۷	۹	۱۳۰۰
توفیق الباری	//	//	۳۸	۹	۱۳۳۹
توفیق الباری	//	//	۳۹	۷	۱۳۷۳
توفیق الباری	//	//	۴۰	۹	۱۴۱۱
توفیق الباری	//	//	۴۱	۶	۱۴۴۴
توفیق الباری	//	//	۴۲	۷	۱۴۸۱
توفیق الباری	//	//	۴۳	۱۰	۱۵۲۰
توفیق الباری	//	//	۴۴	۷	۱۵۵۳
توفیق الباری	//	//	۴۵	۸	۱۵۹۰
توفیق الباری	//	//	۴۶	۸	۱۶۶۲
توفیق الباری	//	//	۴۷	۸	۱۶۹۸
توفیق الباری	//	//	۴۸	۹	۱۷۳۵
توفیق الباری	//	//	۴۹	۸	۱۷۷۰
توفیق الباری	//	//	۵۰	۷	۱۸۰۵
توفیق الباری	//	//	۵۱	۱۱	۱۸۴۵

⑦......دفاع حدیث

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اصل ثانی (سنت) کی مختصر توضیح	حافظ عثمان فاروقی	۱۴	۱۲	۴۷۶

⑧......عقائد وایمانیات

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تقاضے......(۱)	مولانا ثناء اللہ امرتسری نظر ثانی مفتی عبید اللہ عفیف	۲۲	۱۲	۷۶۴
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تقاضے......(۲)	مولانا ثناء اللہ امرتسری نظر ثانی مفتی عبید اللہ عفیف	۲۳	۱۳	۸۰۱

⑨......استفتاء/ احکام ومسائل

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ایام حیض کے بعد آنے والا خون زمانہ حمل میں آنے والا خون خورونوش کی اشیاء میں سرکہ کا استعمال	ماخوذ	۳	۱۱	۷۹
قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق کا تحفظ	حافظ محمد الیاس اثری	۴	۱۴	۱۱۸
ضرر کی صورت میں ولی کو ولایت سے محروم کیا جا سکتا ہے	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	۵	۱۰	۱۵۰
کیا نابالغ لڑکا طلاق دے سکتا ہے؟	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	۷	۱۳	۲۲۵
زیارتِ قبور فرامین رسول کی روشنی میں	قاری ذکاء اللہ	۷	۱۴	۲۲۶
جبریہ طلاق واقع نہیں ہوتی	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	۱۱	۱۱	۳۶۷
یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ	مولانا محمد صدیق	۱۱	۱۳	۳۶۹
دم میں جنات سے تعاون اور خدمت لینے کا حکم	مولانا امین اللہ پشاوری	۱۲	۱۱	۴۰۳
کیا نماز میں زبان سے نیت کے الفاظ جائز ہیں؟	مولانا محمد عباس	۱۳	۱۱	۴۳۹
الاحکام الشرعیہ	مولانا محمد عباس حافظ محمد عبد اللہ روپڑی	۱۵	۱۱	۵۱۱
محجوب الارث (۱)	مولانا عبد الغفار حسن	۱۵	۲۷	۵۲۷

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
محجوب الارث (۲)	مولانا عبدالغفار حسن	۱۶	۱۴	۵۵۰
قتل خطاء کی دیت کا بیان	مفتی عبیداللہ خاں	۱۶	۱۲	۵۴۸
اسلام میں ہنسی مزاح کی حدود	عبدالوارث ساجد	۱۶	۱۷	۵۵۳
درود وسلام کے مسائل	امام اسماعیل القاضی ترجمہ: زبیر علی زئی	۱۷	۱۲	۵۸۴
وصیت	مفتی عبیداللہ خاں	۱۹	۱۱	۶۵۵
یتیم پوتے کی وراثت	مولانا عبدالغفار حسن	۲۱	۱۰	۷۲۶
اسلام کا معاشی نظام	مولانا عبدالغفار حسن	۲۵	۱۳	۸۷۳
بغیر نیت کے طلاق اور اس کا حکم	مفتی عبیداللہ خاں	۲۷	۱۱	۹۴۳
لڑکی اور اس کی سوتیلی ماں کو ایک نکاح میں جمع کرنا۔ حدیث قدسی کیا ہے؟	مفتی عبیداللہ خاں	۲۹	۱۲	۱۰۱۶
ماہِ شعبان از روئے سنت نبویہ	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۰	۱۷	۱۰۵۷
رمضان المبارک کے مقاصد	حافظ نثار مصطفیٰ	۳۳	۱۵	۱۱۶۳
روزہ	عبدالرشید عراقی	۳۳	۲۱	۱۱۶۹
نابالغ اور مجنون کے مال میں زکوٰۃ کا حکم	مولانا عبدالغفار حسن	۳۴	۱۱	۱۱۹۵
رمضان ماہِ صدقات	ڈاکٹر صہیب حسن	۳۴	۲۳	۱۲۰۷
روزہ (فرضیت، مقاصد، افادیت)	الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی	۳۵	۹	۱۲۳۱
اعتکاف اور لیلۃ القدر	عبدالرشید عراقی	۳۵	۲۳	۱۲۴۵
رمضان المبارک کا آخری عشرہ	قاری لیاقت علی باجوہ	۳۶	۱۰	۱۲۶۸
مسائل واحکام رمضان المبارک	مولانا محی الدین قصوری	۳۶	۱۳	۱۲۷۱
اسلام میں ہلال شوال کی اہمیت	مولانا محمد ارشد کمال	۳۶	۱۶	۱۲۷۴
حقیقت دعا اور رمضان المبارک	مولانا عبدالغفار حسن	۳۶	۱۹	۱۲۷۷
اطاعت رسول ﷺ	عبدالرشید عراقی	۳۷	۸	۱۳۰۲
اراضی مغصوبہ برائے مساجد کا حکم	مولانا عبدالغفار حسن	۴۰	۱۱	۱۴۱۳
نفلی روزے	قاری لیاقت باجوہ	۴۰	۱۳	۱۴۱۵
کھڑے ہو کر زم زم پینا	مولانا طاہر فاروق	۴۰	۲۰	۱۴۲۲
کیا حالت احرام میں عورت چہرہ ننگا رکھے؟ (۱)	حافظ صلاح الدین یوسف	۴۲	۹	۱۴۸۳
کیا حالت احرام میں عورت چہرہ ننگا رکھے؟ (۲)	حافظ صلاح الدین یوسف	۴۳	۱۲	۱۵۲۲
اسلام کا نظامِ حدود، امن کا ضامن (۱)	امان اللہ عاصم	۴۲	۱۳	۱۴۸۷
اسلام کا نظامِ حدود، امن کا ضامن (۲)	امان اللہ عاصم	۴۳	۱۸	۱۵۲۸
حقیقت قربانی	ڈاکٹر نثار مصطفیٰ	۴۴	۹	۱۵۵۵
ہیجڑوں کے احکام	امان اللہ عاصم	۴۴	۲۹	۱۵۷۵
تمباکو نوشی، شرعی حکم	مولانا عبدالغفار حسن	۴۶	۱۴	۱۶۶۸
داڑھی کے احکام	امان اللہ عاصم	۴۷	۱۹	۱۷۰۹
تمائم اور تعویذ کے احکام	امان اللہ عاصم	۴۸	۱۱	۱۷۳۷
خاوند اپنی آزاد مرضی سے بیوی کو حق طلاق تفویض کر سکتا ہے؟	مولانا عبیداللہ خان	۴۹	۱۰	۱۷۷۲
کیا جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں؟	ابوصہیب محمد داؤد ارشد	۴۹	۲۱	۱۷۸۳
رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا وقت	حافظ ثناء اللہ مدنی	۵۰	۹	۱۸۰۷
نماز با جماعت کی ادائیگی کے لیے مسند میں حاضر ہونا	غلام مصطفیٰ فاروق	۵۰	۱۲	۱۸۱۰

⑩......ارکانِ اسلام

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
نماز کی عظمت	مولانا عبدالصمد	۲۶	۱۲	۹۰۸
ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز (۱)	مولانا عبدالغفار حسن	۲۶	۱۶	۹۱۲
ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز (۲)	مولانا عبدالغفار حسن	۲۷	۱۴	۹۴۶
حج بیت اللہ	امان اللہ عاصم	۳۹	۹	۱۳۷۵
فضائل حج	غلام مصطفیٰ فاروق	۴۵	۱۵	۱۵۹۷
چاشت یا اشراق پر حج کا ثواب	غلام مصطفیٰ فاروق	۴۷	۲۲	۱۷۱۲

⑪......فکر ونظر

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
پرویز کسریٰ سپر پاور کا زوال	محمد اسحاق حقانی	۲۴	۱۱	۸۳۵

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اعتدال وتوازن، اسلام کا بنیادی اصول	محمد سعید عابد	۳۸	۱۱	۱۳۴۱

⑫......مواعظ وعبر

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
کیا اسلام ایک سخت گیر دین ہے	محمد عبدالرزاق ساجد	۳	۲۷	۹۵
ماہِ صفر	عبدالرحیم بلتی	۵	۱۹	۱۵۹
علاماتِ قیامت	محمد عبدالرزاق ساجد	۹	۱۹	۳۰۳
احساس گناہ، توبہ اور شیطانی ہتھکنڈہ	محمد وقاص زبیر	۱۰	۱۳	۳۳۳
اصلاح معاشرہ کی ایک اہم بنیاد، ایمان بالآخرۃ	مولانا عبدالغفار حسن	۱۲	۲۴	۴۱۶
تم کو مدفن کا سماں یاد رہے	محمد رمضان یوسف سلفی	۴۲	۱۹	۱۴۹۳
جانی اور مالی صدمات پر چند تعزیتی کلمات	پروفیسر عبدالحکیم سیف	۵۱	۱۲	۱۸۴۶

⑬......تعلیم وتعلّم

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
حصول علم ایک اہم فریضہ	امان اللہ عاصم	۲۱	۲۸	۷۴۴
علامہ ابن باز رحمہ اللہ کی نصیحت	امان اللہ عاصم	۲۳	۲۰	۸۰۸
بچوں کو قرآنی عربی تعلیم کیسے سکھائیں؟	مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	۳۵	۲۷	۱۲۴۹
ناظرہ قرآن اور عربی میڈیم کلاس کا تجربہ	مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	۳۷	۱۴	۱۳۰۸
جماعت اہل حدیث کے مدارس بہتر تعلیمی بندوبست کریں	مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	۳۹	۱۵	۱۳۸۱
علم صرف کی تدریس کا صحیح طریقہ	مولانا محمد بشیر سیالکوٹی	۴۶	۱۰	۱۶۶۴

⑭......تاریخ وآثار

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
مدینۃ الرسول ﷺ کی مختصر تاریخ	مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی	۲۱	۱۳	۷۲۹
مسلمانوں کی طبی خدمات	امان اللہ عاصم	۲۴	۲۲	۸۴۶
شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی حکمرانی کے پانچ سال	عبدالمالک مجاہد	۳۲	۳۲	۱۱۴۴

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
فضائل حرمین شریفین	لیاقت علی باجوہ	۴۵	۲۶	۱۶۰۸

⑮......مدارس دینیہ / دینی ادارے

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
دینی مدارس کی ترویج وترقی کے لیے تجاویز	حافظ عثمان فاروقی	۱۰	۳۲	۳۵۲
دارالسلام	عبدالمالک مجاہد	۴۱	۲۱	۱۴۵۹

⑯......بدعات ورسومات

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ماہِ شعبان کی بدعات ورسومات	مولانا عاشق الٰہی	۳۱	۳۰	۱۱۰۶

⑰......معاشی مسائل

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اجارہ کے اصول اور اسلامی وسودی بنک (۱)	حافظ ذوالفقار علی	۴	۲۱	۱۲۵
اجارہ کے اصول اور اسلامی وسودی بنک (۲)	حافظ ذوالفقار علی	۵	۱۴	۱۵۴
اجارہ کے اصول اور اسلامی وسودی بنک (۳)	حافظ ذوالفقار علی	۶	۲۱	۱۹۷
موجودہ مروّجہ بیمہ کاری اور بنکاری نظام	مولانا عبدالغفار حسن	۲۲	۱۲	۷۶۸

⑱......معاشرتی مسائل

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اولاد اور اس کی تربیت کے تقاضے	قاری محمد حسن	۳	۲۴	۹۲
غیبت ایک زہر	محمد عبدالرزاق ساجد	۵	۲۵	۱۶۵
صلہ رحمی (۱)	ڈاکٹر صہیب احمد	۶	۱۳	۱۸۹
صلہ رحمی (۲)	ڈاکٹر صہیب احمد	۷	۲۰	۲۳۲
غیبت، وہ امور جن کا شمار حرام نہیں	محمد عبدالرزاق ساجد	۶	۱۸	۱۹۴
صلہ رحمی (۳)	ڈاکٹر صہیب احمد	۸	۱۸	۲۶۶
اسلامی تہذیب اور ثقافت (۱)	مولانا عبدالغفار حسن	۱۰	۲۴	۳۴۴
اسلامی تہذیب اور ثقافت (۲)	مولانا عبدالغفار حسن	۱۱	۲۳	۳۷۹

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اسلام میں ہنسی مزاح کی حدود	عبدالوارث ساجد	١٢	١٧	٥٥٣
تحریک آزادی نسواں پر اقبال کی تشویش	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق	١٨	٢٤	٦٣٢
خانگی پیچیدگیاں۔اسباب اور علاج	مولانا عبدالغفار حسن	٢٠	١٢	٦٩٢
مسلمان عورت اور اسلامی پردہ	مولانا عبدالحلیم قاسمی	٢٠	١٨	٦٩٨

⑲......تزکیہ وتربیت

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
سال نو اور محاسبہ نفس	محمد عبدالرزاق ساجد	٤	٢٨	١٣٢

⑳......گوشہ نسواں

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
خاتونِ مسلم اور فرصت کے اوقات	از: حسن الاشرف مترجم: طارق منہاس	٢٤	٣٠	٨٥٤

㉑......مذاہب باطلہ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
قادیانیت کی گمراہیاں	مولانا عبدالغفار حسن	٢٤	١٦	٨٤٠

㉒......اصلاح معاشرہ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
چہرے کا پردہ (١)	حافظ محمد اسحاق سلفی	١٣	٢٨	٤٥٦
چہرے کا پردہ (٢)	حافظ محمد اسحاق سلفی	١٤	١٩	٤٨٣
غیبت کی جائز اور ناجائز صورتیں (١)	امام شوکانی رحمہ اللہ	٢٦	٢٢	٩١٨
غیبت کی جائز اور ناجائز صورتیں (٢)	امام شوکانی رحمہ اللہ	٢٧	٢٣	٩٥٥
گناہ اور معاشرتی مصائب	عذرا شفیع	٢٨	١٩	٩٨٧
بیٹی......اللہ کی رحمت	قاری لیاقت باجوہ	٣٧	١٨	١٣١٢
تکمیل انسانیت، چار صالح اخلاق	عبدالحنان جانباز	٤٥	١٨	١٦٠٠
رزقِ حلال اور رزقِ حرام	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ	٤٥	٢٢	١٦٠٤
غیر مسلموں کی تقلید اور مسلمان خواتین	علامہ محمد طیب	٤٦	١٦	١٦٧٠

㉓......سیر وسوانح

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
حضرت سعید بن عامر الجمحی رضی اللہ عنہ	عبدالرحمٰن الرافت پاشا۔ ترجمہ: مجیب الرحمٰن بن نذیر احمد	٣	١٣	٨١
امام بخاری وصحیح بخاری ایک نظر میں	حافظ ریاض احمد عاقب	٤	٢٥	١٢٩
امام المدینہ مالک بن انس الاصبحی	عبدالرحیم اظہر	١٥	١٩	٥١٩

㉔......تذکرہ علمائے اہل حدیث

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
علامہ شمس الحق محدث ڈیانویؒ	مولانا محمد یاسین شاد	٧	٢٨	٢٤٠
مولانا عطاء اللہ حنیف اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت	حافظ محمد لطیف سلیمی	٩	١٥	٢٩٩
الشیخ ابوعبداللہ محمد اعظم گوندلویؒ	ڈاکٹر عاصم عبداللہ قریوتی ترجمہ: زین عرفان	١٧	٢٧	٥٩٩
بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ گورداس پوری (١)	محمد رمضان یوسف سلفی	٢١	٢١	٧٣٧
بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ گورداس پوری (٢)	محمد رمضان یوسف سلفی	٢٢	٢١	٧٧٣
مناظر اسلام مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمہ اللہ	محمد سلیم چنیوٹی	٢٣	٢٣	٨١١
مولانا مقتدیٰ حسن ازہری کی ایک علمی خواہش	حافظ صلاح الدین یوسف	٢٤	٢٤	٨٤٨
مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمہ اللہ کی ایک علمی یادگار	حافظ ریاض احمد عاقب	٢٦	٢٧	٩٢٣
استاذ العلماء عبدالکریم ندیم	بشیر احمد ندیم ایم اے	٣٤	٢٦	١٢١٠
ڈاکٹر اکرم حسین علی سندھی رحمہ اللہ	مولانا محمد خان مدنی	٣٨	١٤	١٣٤٤
شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ المدنی	ابوحمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی	٤١	١٤	١٤٥٢

㉕......یادِ رفتگاں

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
پروفیسر عبدالجبار شاکر	حافظ احمد شاکر	١	٦	٦
پروفیسر عبدالجبار شاکر کی یاد میں	محمد عزیر شمس	١	٨	٨
پروفیسر عبدالجبار شاکر	محمد اسحاق بھٹی	١	١٤	١٤
عبدالجبار شاکر، کتاب شناس دوست	پروفیسر قاری محمد طاہر	١	١٩	١٩
پروفیسر عبدالجبار شاکر کے ایام بچپن	عبدالوارث ساجد	١	٢٧	٢٧

ماہر تعلیم پروفیسر عبدالجبار شاکر	رانا تنویر قاسم	۱	۳۵	۳۵
پروفیسر عبدالجبار شاکر	محمد رمضان یوسف سلفی	۱	۴۲	۴۲
آہ! پروفیسر عبدالجبار شاکر	پروفیسر سعید احمد چنیوٹی	۱	۴۶	۴۶
پروفیسر عبدالجبار شاکر کی یاد میں	محمد خالد سیف	۱	۴۸	۴۸
سفیر اہلحدیث، پروفیسر عبدالجبار شاکر	ابوعمر سوہدروی	۱	۵۰	۵۰
پروفیسر عبدالجبار شاکر	عبدالرشید عراقی	۱	۵۶	۵۶
پروفیسر عبدالجبار شاکر	حافظ ریاض احمد عاقب	۱	۵۹	۵۹
پروفیسر عبدالجبار شاکر کے ساتھ یادگار سفر	محمد سلیم چنیوٹی	۱	۶۱	۶۱
آہ! پروفیسر عبدالجبار شاکر	ڈاکٹر محمد یوسف فاروق	۱	۶۳	۶۳
پروفیسر عبدالجبار شاکر	عطا محمد جنجوعہ	۱	۶۴	۶۴
شاکر جو سراپا تشکر تھے	حافظ احمد شاکر	۱	۶۵	۶۵
مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑویؒ	حافظ احمد شاکر	۵	۲	۱۴۲
بابا جی علیم ناصری کی یادیں	محمد سلیم چنیوٹی	۶	۲۷	۲۰۳
آہ! مفتی عبدالرحمٰن الرحمانی	منشاء الرحمٰن	۱۰	۲۹	۳۴۹
عبدالعزیز خالد	خالد علیم	۱۱	۲۹	۳۸۵
علامہ کبیر محمد بشیر سہسوانی	تنزیل الرحمٰن صدیقی	۱۲	۲۶	۴۱۸
مولانا عبداللہ سلفی کی یاد میں	ریاض احمد عاقب	۱۳	۲۴	۴۵۲
آہ! مولانا عبدالرشید صدیقی	محمود احمد مفکر بلغاری	۱۴	۳۰	۴۹۴
مولانا منیر احمد سلفی	قاسم محمود	۱۸	۳۲	۶۴۰
حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ	محب العین الخطیب	۲۰	۲۲	۶۶۶
مولوی حکیم ادریس فاروقی	عبدالرشید عراقی	۲۵	۲۶	۸۸۶
مولوی محمد یونس	محمد اسحاق بھٹی	۲۷	۲۷	۹۵۹
مولانا محمد ادریس ہاشمی (۱)	محمد رمضان یوسف سلفی	۲۸	۲۶	۹۹۴
مولانا محمد ادریس ہاشمی (۲)	محمد رمضان یوسف سلفی	۲۹	۱۹	۱۰۲۳
آہ! مولانا ادریس فاروقی	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۰	۲۳	۱۰۶۳
بیاد استاذی علیم ناصری رحمہ اللہ	امّ عبدمنیب صاحبہ	۳۱	۲۱	۱۰۹۷
مولانا عبدالرحمٰن عزیز الٰہ آبادی	یحییٰ عزیز ڈاہروی	۴۴	۳۱	۱۵۷۷
مولانا عبداللہ جھنگڑوی	زین عرفان	۴۶	۲۳	۱۶۷۷
علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ	عبدالرشید عراقی	۴۸	۲۴	۱۷۵۰
مولانا عبدالرحمٰن عزیز	محمد رمضان یوسف سلفی	۴۹	۱۹	۱۷۸۱
شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانبازؒ	عبدالرشید عراقی	۵۱	۱۴	۱۸۴۸

۲۶...... وفیات الاعیان

نام متوفی	ساکن	شمارہ	صفحہ	مسلسل
والدہ محترمہ حافظ ایوب خالد	جھبراں، شیخوپورہ	۱	۵۵	۵۵
مفتی جماعۃ الدعوۃ عبدالرحمٰن الرحمانی	منڈی عبدالحکیم	۱	۶۰	۶۰
چوہدری عبدالوحید خان	قصور	۳	۲۳	۹۱
کامران شفیق	اسلام آباد	۳	۳۱	۹۹
امیر حمزہ حماد کے سسر	جھوک دادوطور	۴	۱۷	۱۲۱
ماسٹر غلام قادر	ساہیوال	۴	۲۴	۱۲۸
مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی	کامونکی	۴	۲۴	۱۲۸
مولانا محمد ابراہیم خلیل منصور پوری	کوٹ رادھا کشن	۴	۲۴	۱۲۸
انجینئر عبدالسلام کی خالہ محترمہ	لاہور	۵	۱۳	۱۵۳
مولانا جابر حسین کی والدہ محترمہ	رینالہ خورد	۶	۱۲	۱۸۸
حاجی محمد بلتستانی	بلتستان	۶	۱۲	۱۸۸
ممتاز ادیب وشاعر عبدالعزیز خالد	لاہور	۶	۳۰	۲۰۶
حافظ عبدالوحید ربانی (شاعر)	اوکاڑا	۷	۲۴	۲۳۶
مولانا عبدالرشید صدیقی	بلتستان	۷	۳۳	۲۴۵
شیخ منظور احمد	لاہور	۸	۲۶	۲۷۴
مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے داماد	ڈھیسیاں فیصل آباد	۹	۱۱	۲۹۵
مولانا حافظ محمد اسماعیل الخطیب	لاہور	۹	۳۱	۳۱۵
چوہدری محمد جاوید	اوکاڑا	۱۰	۳۳	۳۵۳
میاں محمد موسیٰ	قصور	۱۲	۳۲	۴۲۴
شیخ الحدیث مولانا احمد علی	جہلم	۱۳	۲۳	۴۵۱
محمد احمد	راجووال	۱۴	۲۹	۴۹۳
حکیم نصیر احمد عاصم	کسووال	۱۴	۳۴	۴۹۸
علامہ الشیخ سید طنطاوی رحمہ اللہ	مصر	۱۵	۱۸	۵۱۸
عبدالمنان بن عبدالسمیع	میرپور خاص سندھ	۱۵	۲۶	۵۲۶
مولانا محمد حسین شاہ	اوکاڑا	۱۵	۲۶	۵۲۶
حافظ احمد اللہ حامد کی اہلیہ محترمہ	لاہور	۱۷	۲۰	۵۹۲

احسان ضیاء بن محمد صدیق صاحب	لاہور	۱۸	۱۷	۶۲۵
حافظ محمد داؤد بن شیخ الحدیث مولانا عبداللہ ویروالوی	فیصل آباد	۱۸	۳۳	۶۴۱
مولانا محمد علی صدیقی	حیدرآباد سندھ	۱۹	۸	۶۵۲
سعید احمد خان	قصور	۲۰	۲۲	۷۰۲
میاں عطاء اللہ	چک ۷ کرملی والا	۲۰	۳۳	۷۱۳
ملک محمد رفیق ببر	مظفر گڑھ	۲۱	۲۷	۷۴۳
مولانا محمد ادریس ہاشمی	لاہور	۲۳	۲۲	۸۱۰
ابوالحسن	لاہور	۲۴	۸	۸۳۲
مولانا مبشر احمد مدنی کی والدہ محترمہ	لاہور	۲۴	۱۵	۸۳۹
چوہدری نور محمد کمبوہ	احمد پور شرقیہ	۲۴	۱۵	۸۳۹
افتخار احمد کی والدہ محترمہ	وزیر آباد	۲۴	۲۵	۸۴۹
مولانا قاری ریاض الحق کی وفات	منڈی عثمان والا	۲۵	۱۰	۸۷۰
میاں فتح محمد	اوکاڑا	۲۶	۲۱	۹۱۷
شیخ محمد الیاس (دوائی والے)	کراچی	۲۷	۱۳	۹۴۵
مولانا سعید احمد چنیوٹی کی خالہ محترمہ	فاروق آباد	۲۷	۱۳	۹۴۵
حاجی محمد نسیم خان	ساہیوال	۲۷	۲۲	۹۵۴
مستری عبدالمالک	اوکاڑا	۲۷	۲۹	۹۶۱
عبدالرشید کمبوہ	لاہور	۲۸	۱۸	۹۸۶
مولانا محمد یاسین شاد کی والدہ صاحبہ	ملتان	۲۸	۱۸	۹۸۶
مولانا عبدالحمید اثری	بھکر	۳۰	۹	۱۰۴۹
قاری عبدالقہار بن مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ	اوکاڑا	۳۲	۹	۱۱۲۱
مولانا عبدالستار الحماد کی اہلیہ محترمہ	میاں چنوں	۳۳	۲۴	۱۱۷۲
مولانا حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی	فاروق آباد، شیخوپورہ	۳۴	۸	۱۱۹۲
قاری عبدالرحیم کلیم کے والد محترم	ڈیرہ غازی خان	۳۵	۳۱	۱۲۵۳
مولانا عبدالقادر ندوی کی اہلیہ محترمہ	ماموں کانجن	۳۶	۱۵	۱۲۷۳
مولانا خالد سیف کی والدہ صاحبہ	اسلام آباد	۳۶	۲۸	۱۲۸۶
حاجی شفاء اللہ وسیم کے بہنوئی	اوکاڑا	۳۷	۱۳	۱۳۰۷
عمران حمید مرزا	لاہور	۳۷	۲۵	۱۳۱۹
مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی کا بیٹا	فیصل آباد	۳۷	۲۵	۱۳۱۹
مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی	حسین خان والا	۴۰	۱۲	۱۴۱۴
بیوہ میاں عبدالمعید مالواڈا	لاہور	۴۰	۱۲	۱۴۱۴
جناب رمضان یوسف سلفی کے ماموں	فیصل آباد	۴۰	۲۷	۱۴۲۹
حکیم خالد محمود	لاہور	۴۰	۲۷	۱۴۲۹
مولانا ابراہیم خلیل کے بیٹے	حجرہ شاہ مقیم	۴۰	۳۲	۱۴۳۴
مولانا محمد عبداللہ (ہری پور)	ہری پور ہزارہ	۴۱	۲۷	۱۴۶۵
مولانا محمد اکرم زاہد	لاہور	۴۳	۲۷	۱۵۳۷
حافظ عبدالرحمٰن نعیم	لاہور	۴۶	۲۶	۱۶۸۰
ماسٹر محمد اقبال	ڈی جی خان	۴۸	۸	۱۷۳۴
مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کی اہلیہ محترمہ	اوکاڑا	۴۹	۲۹	۱۷۹۱

۲۷...... تبصرۂ کتب

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
کلمہ اسلام کی مختصر تفسیر	ملک عصمت اللہ قلعوی	۳	۳۲	۱۰۰
ماہنامہ رشد کا قراءت نمبر (۲)	ملک عصمت اللہ قلعوی	۴	۳۲	۱۳۶
مقالاتِ تربیت	ملک عصمت اللہ قلعوی	۴	۳۲	۱۳۶
فہم توحید	ملک عصمت اللہ قلعوی	۵	۳۱	۱۷۱
داڑھی کی اہمیت	ملک عصمت اللہ قلعوی	۵	۳۱	۱۷۱
ایک آنکھ والا دجال	ملک عصمت اللہ قلعوی	۵	۳۲	۱۷۲
موسیقی، اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں	ملک عصمت اللہ قلعوی	۶	۳۱	۲۰۷
سہ ماہی مجلّہ بحر العلوم السّلفیہ	ملک عصمت اللہ قلعوی	۶	۳۱	۲۰۷
تربیت نسواں	ملک عصمت اللہ قلعوی	۶	۳۲	۲۰۸
رشوت ایک معاشرتی ناسور	محمد سلیم چنیوٹی	۶	۳۳	۲۰۹
نماز کے بعد دعائے اجتماعی	محمد سلیم چنیوٹی	۷	۳۲	۲۴۴
نصرة الباری فی بیان صحیح البخاری	محمد سلیم چنیوٹی	۷	۳۲	۲۴۴
تحریک ختم نبوت (۸)	محمد سلیم چنیوٹی	۱۰	۳۴	۳۵۴
اسلامی تاریخ کے دلچسپ اور ایمان آفرین واقعات	محمد سلیم چنیوٹی	۱۲	۳۳	۴۲۵

بدعت اور اس کی اقسام	محمد سلیم چنیوٹی	۱۲	۳۳	۴۲۵
ادارہ تبلیغ اسلام کا لٹریچر	محمد سلیم چنیوٹی	۱۲	۳۳	۴۲۵
تحریک ختم نبوت (۹)	محمد سلیم چنیوٹی	۱۳	۳۱	۴۵۹
مشاہیر کے خطوط بنام بشیر انصاری ایم اے	محمد سلیم چنیوٹی	۱۳	۳۱	۴۵۹
مولانا عبدالتواب ملتانی	محمد اسحاق بھٹی	۱۵	۳۱	۵۳۱
الاسماء الحسنٰی	محمد سلیم چنیوٹی	۱۵	۳۲	۵۳۲
اپریل فول	محمد سلیم چنیوٹی	۱۵	۳۳	۵۳۳
تفسیری نکات وافادات	محمد اسحاق بھٹی	۱۶	۳۱	۵۶۷
چہرے کا پردہ (واجب، مستحب یا بدعت)	ملک عصمت اللہ	۱۶	۳۳	۵۶۹
مولانا عبدالوہاب دہلوی اور ان کا خاندان	محمد سلیم چنیوٹی	۱۹	۳۴	۶۷۸
تذکرہ وسوانح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ	محمد سلیم چنیوٹی	۲۰	۳۲	۷۱۲
اللہ کہیے	محمد سلیم چنیوٹی	۲۴	۳۲	۸۵۶
احناف کا رسول اللہ سے اختلاف	محمد سلیم چنیوٹی	۲۴	۳۲	۸۵۶
مدینۃ النبی ﷺ	حافظ محمد اسلم شاہدروی	۲۵	۳۳	۸۹۳
طریقہ طہارت وصلوٰۃ	محمد سلیم چنیوٹی	۲۶	۳۳	۹۲۹
عذاب قبر کی حقیقت	محمد سلیم چنیوٹی	۲۶	۳۳	۹۲۹
عقیدۂ ختم نبوت میں علمائے اہل حدیث کی مثالی خدمات	محمد سلیم چنیوٹی	۲۶	۳۳	۹۲۹
سیّدنا محمد رسول اللہ (سیرت کے شاداب پھول)	حافظ صلاح الدین یوسف	۲۸	۳۲	۱۰۰۰
لا الٰہ الا اللہ	محمد سلیم چنیوٹی	۲۸	۳۲	۱۰۰۰
معیشت وتجارت کے اسلامی احکام	محمد سلیم چنیوٹی	۲۸	۳۳	۱۰۰۱
برصغیر میں اسلام کے اوّلیں نقوش	محمد سلیم چنیوٹی	۳۰	۳۱	۱۰۷۱
ماہنامہ صدائے ہوش کا مولانا ہاشمی نمبر	محمد سلیم چنیوٹی	۳۱	۱۶	۱۰۹۲
تحفۃ الجمعہ	محمد سلیم چنیوٹی	۳۷	۲۸	۱۳۲۲
کالا پانی	محمد سلیم چنیوٹی	۳۷	۲۸	۱۳۲۲
تحریک ختم نبوت (۱۱)	محمد سلیم چنیوٹی	۳۷	۲۹	۱۳۲۳

علوم الحدیث	محمد سلیم چنیوٹی	۳۷	۳۰	۱۳۲۴
خطبات مدراس	عبدالرشید عراقی	۳۷	۳۰	۱۳۲۴
انسانیت موت کے دروازے پر	عبدالرشید عراقی	۳۷	۳۱	۱۳۲۵
سفر مدینہ کی صحیح نیت	محمد اسحاق بھٹی	۳۸	۳۱	۱۳۶۱
الصرف الجمیل	تاج قمر عرفانی	۴۰	۲۸	۱۴۳۰
اساس الصرف	تاج قمر عرفانی	۴۰	۲۹	۱۴۳۱
فوائد الصلوٰۃ	محمد سلیم چنیوٹی	۴۰	۳۰	۱۴۳۲
حقیقت دعا اور رمضان المبارک	محمد سلیم چنیوٹی	۴۰	۳۰	۱۴۳۲
اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل فخر لوگ	ملک عصمت اللہ قلعوی	۴۰	۳۰	۱۴۳۲
لباس کا بیان	محمد سلیم چنیوٹی	۴۰	۳۰	۱۴۳۲
سیرت محمد ﷺ (منظوم)	پروفیسر بشیر متین فطرت	۴۱	۲۹	۱۴۶۷
تذکار پروفیسر عبدالجبار شاکر	پروفیسر بشیر متین فطرت	۴۳	۳۱	۱۵۴۱
تذکرہ مساجد اہلحدیث سیالکوٹ شہر	ارشاد الرحمٰن	۴۳	۳۲	۱۵۴۲
ہفت روزہ الاعتصام/ حجیت حدیث نمبر	عبدالرشید عراقی	۴۶	۲۷	۱۶۸۱
حجیت حدیث نمبر	محمد رمضان یوسف	۴۶	۲۷	۱۶۸۱
تہذیب النسواں	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۲۸	۱۶۸۲
نماز تاریخ کے آئینے میں	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۲۹	۱۶۸۲
رہنمائے زوجین	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۳۰	۱۶۸۳
اختصار علوم الحدیث	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۳۰	۱۶۸۴
تحفۃ الجمعہ	محمد اسحاق بھٹی	۴۶	۲۵	۱۸۲۳
فہم القرآن	عبدالرشید عراقی	۵۰	۲۶	۱۸۲۴
سود اور اس کے احکام ومسائل	محمد سلیم چنیوٹی	۵۰	۲۶	۱۸۲۴
حضرت عائشہ کی شادی کے وقت عمر	محمد سلیم چنیوٹی	۵۰	۲۷	۱۸۲۵
لباس کا بیان	محمد سلیم چنیوٹی	۵۰	۲۷	۱۸۲۵
آداب نماز	محمد سلیم چنیوٹی	۵۰	۳۲	۱۸۳۰

۴۸...... اخبار دار الدعوۃ السّلفیۃ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
فہرست کتب محمد عاصم الحدادؒ	ادارہ	۳۳	۳۲	۱۱۸۰
فہرست کتب محمد عاصم الحدادؒ	ادارہ	۳۴	۳۲	۱۲۱۶

۲۹......تحقیق وتنقید

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
منافق کون؟ انکار منکر کی نوعیت	مولانا عبدالغفار حسن	۴۸	۱۶	۱۷۰۶
جھولی چک	حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی	۴۸	۲۶	۱۷۵۲
جمہور صحابہ کرام اور ایامِ قربانی	حافظ زبیر علی زئی	۴۹	۱۴	۱۷۷۶
بہ سلسلہ حالت احرام نقاب کا مسئلہ	حافظ صلاح الدین یوسف	۵۰	۱۸	۱۸۱۶

۳۰......اهم خبریں

مضمون	ارسال کرنے والے	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ڈاکٹر عبدالعزیز العمار کی اسلام آباد آمد	مولانا محمد یاسین ظفر	۱۴	۳۳	۴۹۷
طلباء دارالحدیث اوکاڑا کی تعلیمی سہ ماہی	مولانا عبداللہ یوسف	۱۴	۳۴	۴۹۸
مولانا غلام رسول قلعوی کے بارے میں ضروری اعلان	مولانا محمد اسحاق بھٹی	۱۵	۲۴	۵۲۴
جام پور میں ۱۳۲ افراد کا مسلک اہلحدیث قبول کرنا	مولانا محمد یاسین راہی	۱۸	۳۱	۶۳۹
ہنزہ جھیل کی طغیانی اور ہمارے حکمران	محمد سلیم چنیوٹی	۲۱	۱۲	۷۲۸
برقعہ ایک اسلامی غیرت ہے	فیاض محمد فضا	۲۲	۳۲	۷۸۴
الجامعۃ السلفیہ اسلام آباد میں مسابقہ فہم الحدیث	کلیم حسین شاہ	۲۲	۳۳	۷۸۵
مولانا محمد یٰسین راہی پر ناجائز مقدمہ	ادارہ	۲۳	۳۴	۸۲۲
پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد کا اعزاز	محمد سلیم چنیوٹی	۳۱	۳۳	۱۱۰۹
سیلاب زدگان کے لیے دعا	محمد سلیم چنیوٹی	۳۳	۲۴	۱۱۷۲
جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا اعزاز	ادارہ جامعہ سلفیہ	۴۱	۲۰	۱۴۵۸

۳۱......افاداتِ علمیه

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
آقا کے حضور استغفار اور اس کی برکات	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	۲۰	۱۹	۶۶۳
رویت ہلال کی شرعی حیثیت	عبدالرحیم بلتستانی	۳۲	۲۸	۱۱۴۰
مسئلہ رؤیت ہلال، شرعی دلائل (۱)	حافظ صلاح الدین یوسف	۳۹	۲۲	۱۳۸۸
مسئلہ رؤیت ہلال، شرعی دلائل (۲)	حافظ صلاح الدین یوسف	۴۰	۱۶	۱۴۱۸
مسئلہ رؤیت ہلال، شرعی دلائل (۳)	حافظ صلاح الدین یوسف	۴۱	۸	۱۴۴۶

۳۲......مقاله خصوصی

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ان شانئك هو الابتر	محمد سلیم چنیوٹی	۲۳	۶	۷۹۴

۳۳......سفر نامه

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ایک یادگار سفر	محمد سلیم چنیوٹی	۱+۲	۶۱	۶۱
ایک یادگار سفر	محمد یوسف فاروق	۴۸	۲۰	۱۷۴۶

۳۴......مکاتیب مشاهیر

مکتوب نگار	بنام	شمارہ	صفحہ	مسلسل
مولانا محمد عطاء اللہ حنیف	مولانا عبدالغفار حسن	۲۱	۱۷	۷۳۳
مولانا عبیداللہ رحمانی	مولانا عبدالغفار حسن	۲۳	۲۷	۸۱۵
مولانا نذیر احمد رحمانی	مولانا عبدالغفار حسن	۲۴	۲۶	۸۵۰
حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ	مولانا عبدالغفار حسن	۲۵	۲۸	۸۸۹
حافظ عبداللہ صاحب روپڑی، مولانا عبدالجلیل سامرودی، ابوسعید شرف الدین دہلوی	مولانا عبدالغفار حسن	۲۶	۲۹	۹۲۵
مفتی محمد شفیع	مولانا عبدالغفار حسن	۲۷	۳۰	۹۶۲
مولانا محمد رفیع عثمانی	مولانا عبدالغفار حسن	۲۸	۳۰	۹۹۸
مولانا محمد اسماعیل سلفی	مولانا عبدالغفار حسن	۲۹	۲۹	۱۰۳۳
مولانا محمد اسماعیل سلفی	مولانا عبدالغفار حسن	۳۰	۲۷	۱۰۶۷
مولانا محمد اسماعیل سلفی	مولانا عبدالغفار حسن	۳۱	۲۸	۱۱۰۴
مولانا محمد منظور نعمانی	مولانا عبدالغفار حسن	۳۸	۲۰	۱۳۵۰
مولانا عبدالوہاب خلجی	مولانا عبدالغفار حسن	۳۹	۲۹	۱۳۹۵
مولانا عبدالرحمٰن عاجز	مولانا عبدالغفار حسن	۴۰	۲۵	۱۴۲۷
مولانا عبدالقادر حبیب اللہ سندھی	مولانا عبدالغفار حسن	۴۱	۲۵	۱۴۶۳
مختلف خطوط	مولانا عبدالغفار حسن	۴۲	۲۶	۱۵۰۰
مفتی سیاح الدین	مولانا عبدالغفار حسن	۴۷	۳۰	۱۷۲۰
صلاح الدین	مولانا عبدالغفار حسن	۴۸	۲۸	۱۷۵۴
مولانا محمد امین اثری	مولانا عبدالغفار حسن	۴۹	۳۰	۱۷۹۲

۳۵......نقطۂ نظر

۳۶......افکار معاصرین

۳۷......ایڈیٹر کی ڈاک

۳۸......شعر وادب

متاثرین سیلاب جام پور کے لیے

فوری تعاون کی ضرورت

ملکی تاریخ کے خوفناک سیلاب سے جام پور شہر اور اس کا مضافاتی بیسیوں میل کا علاقہ بری طرح متاثر ہوا ہے۔ ہزاروں لوگ تاحال مکانات سے محروم ہیں۔

بستروں کی ضرورت

سردی کے شدید موسم میں متاثرین کے لیے بستروں اور گرم کپڑوں کی فوری واشد ضرورت ہے۔ مرکز اہل حدیث جام پور کی طرف سے چھ ہزار گرم بستر (رضائی، گدا اور تکیہ) تقسیم کا پروگرام ہے۔ مخیرّ حضرات بستر، کمبل اور گرم کپڑے فوری طور پر فراہم کریں تاکہ ضرورت مند متاثرین سیلاب کو پہنچائے جاسکیں۔

مکانات کی تعمیر

بے گھر اور مکانات سے محروم متاثرین کے لیے مکانات کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ تخمینہ لاگت مکانات حسب ذیل ہے:

۱: پکا مکان (دو کمرے، کچن، باتھ روم اور چار دیواری) لاگت تخمینہ تین لاکھ روپے

۲: کچا مکان (دو کمرے، کچن، باتھ روم اور چار دیواری) لاگت تخمینہ سوا لاکھ روپے

مخیرّ حضرات اپنے ہم وطن بھائیوں کی مدد کے لیے آگے آئیں اور مذکورہ ضرورتوں کے لیے فوری تعاون بھجوائیں۔ ہم پوری ذمہ داری سے آپ کا تعاون متاثرین تک پہنچائیں گے۔ ان شاء اللہ

بذریعہ بنک

۱: اکاؤنٹ نمبر 1107-00166008-03 حبیب بینک جام پور، بنام ادارہ تبلیغ اسلام

۲: اکاؤنٹ نمبر 1142-0201000493-9 مسلم کمرشل بینک جام پور، بنام جمعیۃ اہل حدیث

بذریعہ منی آرڈر

محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب۔ پاکستان

فون نمبر: 0333-8556473

اطلاعات واعلانات

مجلّہ بحر العلوم السّلفیہ کا پیر محبّ اللہ راشدیؒ نمبر

الاعتصام کے شمارہ نمبر ۴۹ جلد ۶۲ میں ایک اعلان غلطی سے شائع ہوگیا کہ پیر سید بدیع الدین راشدیؒ پر ہم ایک نمبر شائع کر رہے ہیں جب کہ یہ نمبر سید پیر محبّ اللہ شاہ راشدی ؒ کی سوانح پر شائع کیا جارہا ہے۔

جن احباب اہل قلم نے پیر محبّ اللہ راشدی ؒ پر اپنی کوئی تحریر ہمیں اب تک ارسال نہیں کی وہ جلد از جلد یکم فروی ۲۰۱۱ء سے قبل ارسال فرمادیں تا کہ اس وقیع نمبر کی زینت بن سکے۔ یادرہے کہ پیر بدیع الدین راشدیؒ پر اس سے قبل ہم نمبر شائع کر چکے ہیں۔ الحمدللہ

[(مولانا) افتخار احمد الازہری (مدیر) مجلّہ بحر العلوم السّلفیہ، سٹلائٹ ٹاؤن، میر پور خاص (سندھ)۔ فون: 0332-2819002]

سالانہ اہل حدیث کانفرنس (ماموں کانجن)

حسب سابق عظیم الشان روایات کے مطابق امسال بھی سالانہ اہل حدیث کانفرنس جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں بتاریخ ۱۸، ۱۹ مارچ ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ منعقد ہوگی۔ ملک بھر سے مندوبین شرکت کریں گے۔ کارکنان واحباب جماعت ابھی سے تیاریاں شروع کردیں۔

[صدر واراکین جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد]

دعائے مغفرت

حافظ شکور الٰہی برادرِ اصغر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۰ء کو طویل علالت کے بعد گوجراں والا میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حافظ قرآن تھے۔ کپڑے کی تجارت کرتے اور نیک سیرت، لین دین کے کھرے آدمی تھے۔ مختلف عوارض کے باعث طویل عرصے سے علیل چلے آرہے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

باجی زبیدہ امین (گوجراں والا) وفات پاگئیں

جامعۃ البنات اہل حدیث کھوکھر کی گوجراں والا کی رئیسہ محترمہ باجی زبیدہ امین صاحبہ گزشتہ ہفتے گوجراں والا میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نیک اطوار خاتون تھیں۔ قابل اور محنتی مدرس تھیں۔ ان کے ہاں بے شمار بچیوں نے تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصے سے بعض عوارض کے باعث علیل تھیں۔ احباب سے مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔ ان کی نماز جنازہ حافظ عبدالمنان نور پوری صاحب نے پڑھائی۔

[ابوالاحتشام حمزہ طور، ناظم ادارہ نصر الائمہ کھیالی بائی پاس، گوجراں والا]

مدرس، امام، خطیب کے ضرورت مند

ایک قاری، حافظ، فاضل علوم عربیہ اسلامیہ، کہنہ مشق، سینئر مدرس درس نظامی اہل حدیث فارغ ہے۔ اپنی خدمات دینے کے لیے کہیں بھی جاسکتا ہے (ترجیحاً صوبہ سندھ)۔

[عبدالخالق محمدی، معرفت اقبال میڈیکل سٹور
دیوان باغ ملتان۔ فون: 0306-7463504]

ضرورت رشتہ

لڑکی عمر 23 سال، حافظ قرآن، میٹرک پاس کے لیے برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور کے شہری کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات جلدی رابطہ کریں۔

[اکرام: 0321-4011185 / 0301-4255195]

دیا

جبر اپنوں کا سہوں، سہہ کے بھلا دیتا ہوں
کر کے نیکی بھی میں دریا میں بہا دیتا ہوں

آندھیوں میں بھی محبت کے اجالے بانٹوں
ایک بجھتا ہے دیا اور جلا دیتا ہوں

جانے کس وہم میں کھویا ہے تخیل میرا
ریت پر نقش بناتا ہوں مٹا دیتا ہوں

یخ سی شب مر کے کٹی، اوڑھ کے کرنوں کی رِدا
جاں میں جاں آئی ہے سورج کو دعا دیتا ہوں

میں وہ مجرم ہوں کہ زندہ ہے ابھی میرا ضمیر
جرم جب کرتا ہوں مخبر کو بتا دیتا ہوں

میری نسبت سے کہیں تیری نہ رُسوائی ہو
تجھ کو بے نام سے لفظوں میں صدا دیتا ہوں

میں کہ چوراہے کا ادنیٰ سا دیا ہوں راسخ
جل کے خود اوروں کو منزل کا پتا دیتا ہوں

[راسخ عرفانی]

---

31 دسمبر 2010ءتا 06 جنوری 2011ء......(1867)......24 محرم الحرام 1432ھ